سلسلۂ وعظ و نصیحت

اصلاح معاشرہ (۲)

آپ کے بچے کا نام کیا ہوگا؟

نام رکھنے کے آداب و احکام

بقلم

علامہ ڈاکٹر بکر بن عبداللہ ابوزید سلمہ اللہ

ممبر ہیئۃ کبار علماء، رئاسۃ ادارۃ بحوث و الافتاء

ریاض، مملکت سعودی عرب

ترجمہ

محمد العمری ابوعبداللہ

مراجعہ و پیش لفظ

پروفیسر ڈاکٹر محسن عثمانی ندوی (M.A., Ph.D)

نشرواشاعت باہتمام: مرکز علم وثقافت۔ حیدرآباد دکن

THE CENTRE FOR THE KNOWLEDGE & CULTURAL STUDIES

Post Box : 57, AT & Po: Banjara Hills, Hyderabad-500 034, India.

بسم الله الرحمن الرحيم

سلسلۂ وعظ و نصیحت
اصلاح معاشرہ (۲)

آپ کے بچے کا نام کیا ہوگا؟

نام رکھنے کے آداب و احکام

بقلم
علامہ ڈاکٹر بکر بن عبداللہ أبوزید سلمہ اللہ
ممبر هيئة كبار علماء، رئاسة ادارۂ بحوث و الافتاء
ریاض، مملکت سعودی عرب

ترجمہ
محمد العمری أبوعبداللہ

مراجعہ و پیش لفظ
پروفیسر ڈاکٹر محسن عثمانی ندوی (M.A., Ph.D)

نشر و اشاعت باہتمام: مرکز علم و ثقافت۔ حیدرآباد دکن
THE CENTRE FOR THE KNOWLEDGE & CULTURAL STUDIES
Post Box : 57, AT & Po: Banjara Hills, Hyderabad - 500034 India

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تفصیلات کتاب

نام کتاب	:	آپ کے بچے کا نام کیا ہوگا؟
تاریخ اشاعت	:	ذی قعدہ ۲۰۰۲ء
تعدادِ اشاعت	:	۲۰۰۰ (دو ہزار)
ناشر	:	مرکز علم وثقافت، پوسٹ بکس ۵۷، بنجارہ ہلز، حیدرآباد۔۳۴
اشاعت دوم ۲۰۰۰	:	تاریخ اشاعت ربیع اول ۱۴۳۳، فبروری ۲۰۱۲
طابع	:	
قیمت	:	-/25 روپئے

......☆☆ ملنے کا پتہ ☆☆......

مرکز امام ابن حجر

پوسٹ بکس نمبر ۵۷، بنجارہ ہلز، حیدرآباد۔۵۰۰۰۳۴

فہرستِ مضامین

۱	سرورق	۱
۲	تفصیلاتِ کتاب	۲
۳	عرض مترجم	۳
	اچھے اولاد کی تمنا	۳
	مضمون ومصنفِ کتاب کا تعارف	۴
	ادائیگی شکر	۴
۴	پیش لفظ از: ڈاکٹر محسن عثمانی ندوی	۶_۵
	موضوع کتاب کی اہمیت	
	اچھے نام رکھنے کا حکم اوراس کی تاثیر	
	تعارف ترجمانِ کتاب	۷_۶
۵	آغاز کتاب۔ اچھا نام اوراس کی تاثیر	
۶	آدمی کی پہچان اس کے نام سے ہوتی ہے	۸
۷	نام رکھنے کے سلسلہ میں ہونے والی کج رویاں	۹
۸	غلط اور یورپی، فارسی اور ترکی ناموں کی مثالیں	۱۰
۹	اس سلسلہ میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے	۱۱_۱۰
۱۰	نامناسب ناموں کے نقصانات کا بیان	۱۳_۱۲
۱۱	تدابیر اصلاح	۱۳
۱۲	نام رکھنے کے سلسلہ میں عرب دانشوروں کی چند قراردادیں	۱۴
۱۳	باپ اور بیٹے کے درمیان لفظ ابن لکھے جانے کے فوائد	۱۴
۱۴	ابن نہ لکھے جانے کے نقصانات	۱۵
۱۵	بچوں کے اسلامی نام تجویز کرنے کی اہمیت	۱۵
۱۶	اس سلسلہ کی مفید اور کارآمد باتیں	۱۵

۱۷ علمائے دین، طلبۂ علم، مصلحین سے مشورہ
۱۸ نام رکھنے کے سلسلہ میں نبی ﷺ کا پیارا طریقہ اور دلائل شرعیہ. ۱۶_۱۷
دس اہم اور بنیادی باتیں
۱۹ نام اچھے رکھنے سے بچے والدین اور امت پر ہونیوالے اچھے اثرات ۱۷
لفظ 'اسم' کی تحقیق، اشتقاق وغیرہما
نام سے ہی انسانوں میں تمیز ہوسکتی ہے۔
علامہ جاحظ کے 'کتاب الحیوان' کا ایک واقعہ
۲۰ نام سے بچے اور اسکے ماں باپ کے دین وخیالات کا پتہ چلتا ہے ۱۹_۲۰
۲۱ بچے کی تعمیر شخصیت میں ماں باپ کا کردار ۲۱
۲۲ ناموں کے اثرات ۲۱_۲۲
۲۳ نام رکھنے کا مناسب وقت ۲۳
۲۴ نام رکھنا باپ کا حق ہے۔ ۲۴
۲۵ بچہ باپ ہی کی طرف منسوب ہوگا ۲۵_۲۶
۲۶ اچھے اور پسندیدہ نام چننا ۲۷
۲۷ اچھے ناموں کے رتبے اور درجے' پہلا مرتبہ ۲۸
دوسرا مرتبہ۔ تیسرا مرتبہ۔ چوتھا مرتبہ۔ پانچواں مرتبہ ۲۹_۳۲
۲۸ نام رکھنے کے شرائط اور آداب ۳۳_۳۷
۲۹ نام رکھنے کے سلسلے میں کن باتوں کا لحاظ رکھا جائے ۳۵_۳۶
۳۰ ناجائز اور غیر مناسب ناموں کی تفصیل ۳۸_۴۱
۳۱ ناپسندیدہ ناموں کے بارے میں ۴۲_۴۵
۳۲ نامناسب ناموں کی تبدیلی کے سلسلے' اور نام پسند کرنے سے متعلق چند ہدایات ۴۶_۴۷
۳۳ لڑکوں کے منتخب ناموں کی فہرست ۴۸_۵۱
۳۴ لڑکیوں کے منتخب ناموں کی فہرست ۵۲_۵۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مترجم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف الا نبياء والمرسلين.

و بعد !

ہر انسان کی تمنا ہوتی ہے کہ وہ علم و ایمان کے بعد عفت و راحت کی زندگی بسر کرے، اولاد صالحہ عطا ہوں۔ چنانچہ ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نیک اولاد کی تمنا کی تھی جس کا ذکر درج ذیل آیت مبارکہ میں ہے:

(رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ) (الصافات:۱۰۰) اے میرے پروردگار! مجھے نیک اولاد عطا فرما۔

بچے نیک ہوں اور اچھے کام کریں تو اسی وقت اولاد کی صحیح خوشی ماں باپ کو ہوتی ہے، اور چین کی سانس اور سکون و راحت قلب کا سامان ہے۔ لہٰذا انہیں چاہئے کہ وہ بچوں کی اچھی اور اسلامی تربیت کریں، اور ان کا اچھا نام رکھیں، کیوں کہ بچوں کی تعمیر شخصیت، ایمان و عرفان، اور صلاح وزہد میں ناموں کی بھی تاثیر ہوتی ہے۔

اسی مقصد کو واضح کرنے والی کتاب جو آج الحمدللہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اچھے ناموں کے سلسلے میں قرآن وحدیث اور عربی اصول کی روشنی میں چنندہ معلومات

فراہم کرنے والی ہے یہ کتاب کبار علمائے سعودیہ کے ممبر، عضو کمیٹی دائمی برائے افتاء، علامۂ زماں ڈاکٹر بکر بن عبداللہ ابوزید سلمہ اللہ کی شاہکار تصنیف: تسمية المولود کا اُردو ترجمہ ہے، جو ان شاء اللہ بے حد مفید، اور حجم میں چھوٹا اور عمل میں الحمد للہ بڑا ہے، و نیز کتاب کے آخر میں لڑکے اور لڑکیوں کے منتخب ناموں کی حروف تہجی کی ترتیب پر مشتمل فہرست بھی ہے جو ان شاء اللہ تلاش اُسمائے حسنہ میں مدد و معاون ثابت ہوگی۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو امت مسلمہ کیلئے نفع بخش بنائے، ہر گھر کی یہ زینت بنے۔ اچھے ناموں کے سلسلے میں یہ قائد Guide کا کام دے، اگر اس کتاب کے ترجمے میں کوئی علمی و ادبی خامی ہو تو قارئین سے نصیحت اور خیر خواہی کی امید ہے۔ اس کتاب کے منظر عام پر لانے کے سلسلے میں جن حضرات نے تعاون فرمایا ہے ان کا میں شکر گزار ہوں بالخصوص، استاذ گرامی، پروفیسر عالی مقام جناب ڈاکٹر محسن عثمانی ندوی حفظہ اللہ کا جنہوں نے اپنی گوناگوں علمی مصروفیات کے باوجود ترجمہ کتاب کا مراجعہ فرمایا اور مفید علمی مشوروں اور تقدیم کتاب سے میرے حوصلے بڑھائے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، اور آپ کی مساعی ترویج علمی اور اشاعت اسباب امن میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ○

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پروفیسر ڈاکٹر محسن عثمانی ندوی
شعبہ عربی CIEFL حیدرآباد
سابق صدر شعبہ عربی، دہلی یونیورسٹی
سابق اسسٹنٹ پروفیسر، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، دہلی
صدر روحانی پیس فاؤنڈیشن، دہلی

پیش لفظ

مسلمانوں میں مسلمانوں کو کام کی نصیحت کرنے والوں کی کمی نہیں رہی ہے۔ البتہ نام کی نصیحت کرنے والے نہیں تھے۔ الحمد للہ اس کارآمد کتاب سے یہ خلا پر ہو گیا۔ مسلمانوں کو اچھے نام رکھنے کی اچھے انداز میں اس کتاب میں تلقین کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں خود اپنے بارے میں فرمایا ہے (وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْ أَسْمَائِهٖ) (الأعراف: ۱۸۰) تمام اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں۔ ان ہی ناموں سے اسے پکارا کرو اور چھوڑ دو ان لوگوں کو جو اس کے نام کے بارے میں کج ادبی سے کام لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے سب نام پاک اور اچھے ہیں۔

حدیث میں حکم ہے کہ ”تخلقوا بأخلاق الله“ یعنی اللہ کے اخلاق کی نقل کرو۔

اس صغری اور کبری سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نام رکھنے میں بھی اخلاق خداوندی اختیار کرنا چاہئے اور اچھے اور پاک نام کا انتخاب کرنا چاہئے۔

جب انسان بچوں کے اچھے نام رکھے گا تو اچھے نام کا اچھا نفسیاتی اثر ان کی زندگی

پر پڑے گا۔ ورنہ "برعکس نہند نام زنگی کافور" کا الزام عائد ہوگا۔ اسم اور مسمی کے درمیان اور قول و فعل کے درمیان کوئی تضاد نہیں ہونا چاہئے۔ ایک اچھے مسلمان کی زندگی کو تضادات سے خالی ہونا چاہئے اور اسے اسم بامسمی ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اشیاء کے نام سکھائے تھے (وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ) (البقرہ:۳۱)۔ اسم اپنے مسمی کی پہچان ہوتا ہے۔ اگر مسمی بہتر ہو تو اسم کو بھی بہتر ہونا چاہئے۔ اور اپنے بہتر اسم کا استحضار بھی ہونا چاہئے اور اس کے مدلول و مفہوم کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہمارا حال یہ ہو گیا ہے کہ ہمیں نہ تو لفظوں کا شعور حاصل ہوتا ہے اور نہ مدلول کا۔ اسی لئے اقبال نے کہا ہے کہ

لغت غریب جب تک ترا دل نہ دے گواہی   تو عرب ہو یا عجم ہو ترا لا الــــہ إلا

جناب مولانا شیخ محمد عمری (محمد العمری أبو عبداللہ) اصل عربی کتاب "تسمیة المولود" کے مترجم ہیں۔ ترجمے کی صفائی سے علمی صلاحیت الحمدللہ نمایاں ہے۔ اس سے پہلے بھی کئی مفید عربی کتابوں کے اردو اور تلگو ترجمے ان کے قلم "معارف رقم" سے نکل چکے ہیں۔ کتب احادیث کی تحقیق و تنقیح میں ان کا نام اور مقام اس میدان کے عرب اساتذہ کے درمیان معروف اور معتبر ہے۔ علمی کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ دین کی خدمت میں وقت گزارتے ہیں۔ صالح بھی ہیں اور مصلح بھی ہیں۔ عالم بھی ہیں اور معلم بھی ہیں۔ خدا مقدر کرے کہ ان کے قلم کے فیض رسانی کا سلسلہ جاری رہے۔

ہندوستان کے اہل علم کے حلقہ میں ابھی تک مولانا کا پورا تعارف نہیں ہو سکا ہے۔ ان کی تعلیم جامعہ دارالسلام عمرآباد میں ہوئی۔ اسکے بعد مدراس یونیورسٹی اور عثمانیہ یونیورسٹی اور ایس وی یونیورسٹی میں بھی اعلی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد جامعة الامام محمد بن سعود الاسلامیہ ریاض سے أصول الدین اور حدیث کی اعلی ڈگری حاصل کی۔ اسناد و شہادات تو بہت سے لوگ حاصل کرتے ہیں لیکن ان کے علمی اور تحقیقی کاموں کا اعتراف عرب ملکوں

کے اساتذہ نے کیا ہے۔ معروف و مشہور حدیث کی کتابوں کے متون و أسانید کی تحقیق ان کا اصل میدان کار رہا ہے۔ ان کی ایڈٹ کی ہوئی کتابیں عرب دنیا میں الحمدللہ مقبول ہو چکی ہیں۔ ان کی بیشتر کتابیں عربی زبان میں ہیں۔ وہ انگریزی کے علاوہ تلگو اور ٹامل اور ہندی سے بھی الحمدللہ واقف ہیں۔ ہندوستان آنے کے بعد انھوں نے "مرکز ابن حجر" کے نام سے علمی اور تحقیقی کام کا ادارہ بھی قائم کیا ہے۔ امید ہے کہ مستقبل میں یہ نوخیز ادارہ برگ و بار لائے گا اور دین کی مفید خدمت انجام دے گا۔

محسن عثمانی

HEAD
Department of Arabic
Central Institute of English
& Foreign Languages
Hyderabad 500 007

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کررہاہوں جو بہت بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے، اسی کی حمد وثناء بیان کرنے اور اس کے رسول ﷺ پر درود وسلامتی کے بعد عرض کررہاہوں کہ: ہرایک آدمی کی پہچان اس کے نام سے ہوتی ہے، اور وہی اس کے اچھائی کی دلیل ہے۔ اس سے مفاہمت کے لئے اس کی ضرورت پڑتی ہے، ہر بچے کیلئے وہ باعث زینت ووقار اور عمدہ شعار ہے، دنیا وآخرت میں اسی نام کے ذریعہ وہ پکارا جائے گا، اسی سے اس کی دینداری کا بھی پتہ چلتا ہے، آپ ملاحظہ فرمایئے کہ وہ شخص جو مشرف بہ اسلام ہوتا ہے تو کس عجلت سے وہ اپنا پرانا نام چھوڑ کر اسلامی نام اختیار کرلیتا ہے؟!

کیونکہ ہر انسان کا نام اس کی علامت (**Symbol**) ہے، اور پھر نام سے اس کے والد وغیرہ کی ماہیت (شخصیت) کا بھی پتہ چلتا ہے، دین سے اس کی دلچسپی اور لگاؤ کس قدر ہے نام سے اس کا صحیح اندازہ لگ جاتا ہے، اس نام کی وجہ سے لوگوں کے مزاجوں اور طبیعتوں پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں، تو وہ لوگوں کے ہاں اس قمیص کی مثال رکھتا ہے جو چھوٹا پڑ جائے تو بدنما لگتا ہے اور لمبا ہوجائے تب بھی زیب نہیں دیتا، اسی لئے نام رکھنے کا حق صرف باپ کا ہے، جو شرعی انداز اور واضح عربی زبان کے پیرائے میں طے کرلے تاکہ وہ بچے کا نامناسب نام رکھنے کی خطا نہ کرے۔

اچھے نام کی نمایاں علامت یہ ہے کہ اس میں اللہ کے دشمنوں کی مشابہت نہ ہو، کیونکہ اس قسم کی نام زدگی میں ہماری ملت کے کچھ لوگوں نے خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، دنیا کے مختلف حصوں سے بہ کثرت تعلقات بڑھانے اور باہمی میل جول کا یہ نتیجہ رہا۔ یا پھر جھوٹی شہرت کی طلب نے انہیں اس بات پر آمادہ کیا ہے، کچھ تو لوگوں کی غفلت، یا ان کی

نادانی، یا پھر اخلاق کی گراوٹ نے یہ برا اثر قائم کیا، سبحان اللہ اس کے شکنجے میں کتنے لوگ آگئے جن کی نشاندہی کوئی دشوار کام نہیں ہے، کیونکہ ایسے لوگ کافی ہیں۔

کم من عظیم القدر فی نفسہ	قد نام فی جبۃ ملّاح
کتنی ہی اونچی شان والے لوگ ہیں	جو ناخدا کے پیرہن میں کھوگئے

افسوس ہے ان کی حالتوں پر کہ وہ کتنے پابند، محفوظ اور مضبوط بنیادوں والے دین پر ہیں مگر خواہشات کے تھپیڑوں کی زد میں آکر اپنے ہونے والے بچوں کو غیروں کے رنگ میں رنگتے ہیں اور انہیں اللہ کی غضب کے شکار، کفر میں غوطہ زن یہود ونصاریٰ، کمیونسٹ وغیرہ کے نام دیتے ہیں!!

لہٰذا تمام مسلمان بالخصوص جزیرہ عرب (**Arabian penuinsuala**) کے باشندے اپنے بچوں کے نام رکھنے میں خوب سوچ سمجھ کر کام لیں کہ وہ نام اسلامی شریعت سے نہ ٹکرائیں اور نہ عربی زبان کے دائرے، طور طریقے اور ڈھنگ سے نکل پائیں، اور حالت یہ ہو کہ جب کبھی ان کے یہاں کوئی شخص آئے، یا پھر وہاں کا کوئی باشندہ کہیں اور جائے، تو سب کی زبانوں پر: عبداللہ، عبدالرحمٰن، محمد، احمد، عائشہ اور فاطمہ جیسے ٹھیٹ اسلامی ناموں کا چرچا ہے اور ایسے نام بھی آپ کو بہت ملیں گے کیونکہ وہ سیرت اور سوانح حیات کی کتابوں میں بھرے پڑے ہیں۔

اور ہاں وہ عجمی (فرنگی) نام جنہیں اہل کفر نے ایجاد کی ہے اور جنہیں شریعت اسلامی اور عربی زبان نے ناپسند کیا ہے (آج کل) لوگ ان کے گرویدہ ہوگئے اور ان ناموں سے ان کی محبت کا یہ حال ہے کہ ان کی عورتوں کے ناموں کی کنیت تک اختیار کی جارہی ہے، اور اپنے ہاں ان کے نام رائج ہوگئے جو کھلم کھلا اور علی الاعلان نافرمانی کا سبب ہے اور ہم ان کے کرتوت اللہ کے حوالے کرتے ہیں۔

یہاں ان برے ناموں کے چند نمونے پیش خدمت ہیں اور وہ یہ ہیں: آندیرا، جاکلین، جولی (**Julie**) ڈیانا، (**Diana**) سوزان (**Suzan**) جس کے معنی سوئی یا جلی

ہوئی سلاخ کے ہیں۔ فالی (Faly) وکٹوریا (Victoria) گلوریا، لارا (lara) لنڈا، لسنڈا، مایا (Maya) منولیا، ہاڈی، یارا وغیرہ۔

ان عجمی (غیر عربی) ناموں کی اصلیت فارسی، ترکی یا پھر بربری ہے، جیسے مرفت، جودت، حقی، فوزی، شیریہان، شیریں، نیون وغیرہ۔

ان گھٹیا اور بے کار ناموں کی فہرست میں: زوزو، فیفی، اور میمی وغیرہ بھی شامل ہیں۔ ان گھٹیا، شرمناک اور غیرت سوز ناموں کی فہرست میں درج ذیل اسماء بھی ہیں:

أحلام[1]، أریج[2] تغرید (پرندوں کا چہچہانا) غادہ، فاتن، ناہد، ہیام (عشق میں پاگل ہوجانا، یا وہ بیماری جو اونٹوں کو لگتی ہے)، ھیام (وہ بیکار ریت جو آپس میں جڑ نہیں پاتی)۔

الغرض ایسے ناموں کا طول طویل سلسلہ ہے، جس کی تفصیل کے ہم درپے نہیں ہیں البتہ ہم تمام مسلمانوں کو شریعت کی طرف للکاریں گے اور ان سے بزبان شریعت گفتگو کریں گے کہ وہ اللہ سے ڈریں اور پھر ادب اسلامی اور سنت نبوی ﷺ کو اپنالیں اور ایسے پر لے درجہ کے ناموں سے اپنے آنکھ اور کان، زبان وآواز کو ایذا رسانی نہ کریں اور پھر اپنی اولاد کو ایسے ناموں سے اذیت نہ پہنچائیں، اور شرعی ناموں کے ذریعہ ان کی زندگی میں جمال وزینت عطا کریں۔

اس سلسلہ میں عمدہ طریقہ کار یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جن مسلمانوں کو نوزائد بچے عطا کئے یا کسی کو ان کی سرپرستی سے نوازے تو وہ لوگوں کو اس امر کا پابند بنائیں کہ وہ اپنے بچوں کیلئے اسلامی نام اختیار کریں اور ان کے قومی دفتروں میں صرف وہی نام اندراج کئے جائیں جو بالکل شرعی ہوں۔

ملاحظہ فرمائیے کہ جب فرانس (Paris) وغیرہ یوروپی ممالک میں پیدا ہونے

۱.....أحلام، حلم کی جمع ہے، جس کے معنی خواب ہے۔ ۲.....أریج، مہکتی ہوئی خوشبو۔

والے بچوں کے نام بالکل ماڈرن ہونے پر قوانین کی پابندی ہے اس طرح کہ ان کے ملکی اصول سے وہ نہ ٹکرائیں، اور اسی طرح بلگاریا کے مسلمانوں پر بھی یہ پابندی عائد کردی گئی ہے کہ ان کے سارے اسلامی نام بدل دیئے جائیں تو کیا ہم مسلمان دین الٰہی: اسلام پر عمل پیرا ہونے میں ان کفار سے زیادہ اسلام کی پابندی میں پیش پیش نہ رہیں؟!

بناء بریں میں ان چند عمدہ اور مبارک صفحوں پر مشتمل یہ کتاب ہر اس مسلمان کی خدمت میں بطور تحفہ (Gift) پیش کر رہا ہوں جس کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا کہ میں اس کو ہدایت نبوی اور دین کی روشن راہیں ہموار کروں اور اس کے نوزائدہ بچے کی نام نہادگی میں عربی زبان کے انداز واسلوب سے روشناس کراؤں اور اس کو اچھے نام اختیار کرنے کی وجہ سے جلد حاصل ہونے والے اجر وثواب کی خوش خبریاں سناؤں اور یہ بات بھی بتادوں کہ اس کو اسلام اور سنت کی پیروی میں بڑا فضل ہے، ایسے شخص پر، اور اس کے بچے اور اس کی امت پر آفریں اور مبارکبادیاں ہیں، اور اس کے ذریعہ میں اس کو فسخ شدہ حقائق کے دائرے سے نکال دوں اور غلط پیروی سے روک دوں، غلط اور رسوا کن ناموں سے باز رکھوں، جو اس کے دین، اخلاق اور زبان کیلئے نقصان دہ ثابت ہوں، ان ناموں میں ہمہ اقسام کی اذیتیں اور آفتیں ہیں جو مسلمان کو اس کے باعزت مقام سے ہٹانے کیلئے کافی ہیں، اور پھر نامناسب نام رکھنا ذلت وپستی اور زوال امت کے اسباب میں سے ہے۔

اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہونے والے بچے کو اسلامی نام سے محروم کردینا اس کی مستقل مزاجی سے کھلواڑ کردینے کا پیش خیمہ ہے، اور اس کے اصلی نسب نامے کو اسلامی رنگ سے جدا کردینا ہے، اس کے علاوہ اس حرکت سے مرتب ہونے والے گناہ اور تکلیف کا حال کچھ مت پوچھئے!

اور اب میں آپ سے یہ کہوں گا کہ میں نے عام طور پر لوگوں سے رونما ہونے والے گناہ اور نافرمانیوں کے بارے میں خوب غور وخوض کیا تو میں نے یہ پایا کہ بندہ جب اپنے کالے کرتوتوں اور گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو انہیں ہضم کرلیتا ہے اور گناہ ختم ہوجاتے

ہیں، جس طرح کہ اسلام اس سے قبل ہونے والے سارے گناہوں بالخصوص شرک کو ختم کر دیتا ہے اور یاد رہے کہ توبہ کے چند شرائط[1] ہیں، جب وہ مکمل ہو جاتی ہیں تو توبہ بفضلہ تعالیٰ قبول ہوتی ہے۔

اب میں آپ کو کیا ایک ایسی نافرمانی کی اطلاع نہ دوں جو پشت در پشت منتقل ہوتی آرہی ہے؟ باپ دادا بلکہ بچے اور پوتوں تک وہ باعث ننگ و عار ہے، مرد، بچے اور عورتیں اس کو ایک دوسرے کی طرف منتقل کر رہے ہیں، اس عیب و خطا سے توبہ کرنا بھی بہت دشوار معلوم ہو رہا ہے کیونکہ یہ چیز بچے کی پہلی چیخ سے اس کی زندگی کے اگلے مراحل تک برابر اس کے دستاویزات میں درج ہے۔

چنانچہ پیدائشی دستاویز (Birth Certificate)، دستاویز شہریت (Citizen Ship) ملکی دستاویز، تعلیمی اسنادات قانونی دستاویزات، گاڑی کا لائسنس وغیرہ میں اسی (غلط نام) کا اندراج رہے گا جو کہ بچے کا نام رکھنے میں باپ کی جانب سے لغزش ہو گئی۔ اس کو ایسے نام کی ہدایت نصیب نہیں ہوئی جس کی پاک شریعت نے نشاندہی کی اور عربی زبان نے اس کو پسند کیا اور وہ فطرت سلیمہ کے عین مطابق ہے۔

اس طرح یہ اجنبی نام ہر طرح سے ہماری اصلیت پسندی کو ختم کر چکے ہیں ہمارا دین، ہماری زبان، ہمارے اخلاق و عادات، شرافت و حقیقت، ہماری غفلت و نادانی، احساس کمتری کی آڑ میں کھوکھلے ہو چکے ہیں اور پھر یہ اندھے اور بہرے فتنہ نے مسلمانوں کے اتحاد کو ختم کر دیا ہے اور ان کے بچوں سے ناموں کی زینت و خوبی بالکل جدا ہو گئی ہے۔

اب دیکھیے کہ کتنے ایسے مسلمان جن کے گھر میں ہونے والے بچے سے اس کے شرعی نام کی زینت ختم کر دی گئی ہے اور اس کی جگہ بیگانے اور عجمی اور گھناونے اور بدنما نام بچوں کو دیئے جاتے ہیں جو سننے میں برے اور طبعیت پر بھاری لگتے ہیں۔

جس طرح مضمون کتاب کا اندازہ اس کے ٹائٹل (Title) سے لگایا جاتا ہے

[1]..... وہ تین طرح کے ہیں۔ (۱) الاقلاع عن الذنب، گناہ سے کنارہ کشی (۲) العزم علی عدم العود الیہ، اس گناہ کو دوبارہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ (۳) الندم علی ماحصل، جو کچھ ہوا اس پر نادم ہونا۔

بالکل اسی طرح بچے کا دین اس کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ تو اب آپ ہی بتائیے کہ ہم اپنے مسلمان بچوں کو کیوں کر پرکھیں گے جب کہ ان کے نام ہی کافروں کے سے ہونگے؟۔

تعجب ہے ان سب پر جو اپنے بچے کو اصلیت سے دور کر دیتے ہیں، اور پھر تنگ راہوں پر چلنے لگتے ہیں اور بچوں کا ایسا نام رکھتے ہیں جس سے شریعت نے روگردانی کی، عربیت نے پہلو تہی کی، اور ناروا عجمیت کو گلے لگایا گویا کہ عربی زبان کا دائرہ اس کیلئے اتنا سمٹ گیا کہ اس کے بچے کے نام کی گنجائش ہی نہیں رہی، بہت دنوں قبل کسی نے ایک ایسے آدمی کی مذمت کرتے ہوئے کہا تھا جس نے اپنا نام خنجر رکھا تھا "أمن عوز الأسماءِ سُمِّيتَ خَنْجَرًا" کیا لوگوں کو کوئی اور نام نہیں ملا کہ انہوں نے تمہیں خنجر کا نام دیا؟!

اور ہم اپنے زمانے کے گھن چکروں سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں:

أمن عَوَزِ الأسماء سميت واليا
وشر سمات المسلمين الكوافر

کیا ناموں کا قحط ہو گیا تھا کہ تم نے اپنا نام والیا رکھا
ان مسلمانوں کا بہت ہی برا وصف ہے جنہوں نے کافروں کی روش اختیار کر لی

اس سے بھی بڑھ کر عجیب بات میں اب آپ کو بتلا رہا ہوں کہ کفار تو مسلمانوں کا نام نہیں رکھتے، یہ کام ان کی شان کے خلاف ہے جب کہ وہ خوار ہیں، ذلت سے دوچار ہیں، حالانکہ مسلمان کی عزت اور شان نرالی ہے، اس اونچے مقام کی سب کو تلاش ہے تو اس معاملے میں ہم اتنی تفریط (زیادتی) کو کیوں کر برداشت کریں کہ لوگ ہمارے دشمنوں کی عادات و تقالید کی اتباع کریں اور سنتوں کو ترک کر دیں؟ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

ان کوتاہیوں اور ناروا حرکات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے ناموں کے سلسلہ میں کچھ قواعد و ضوابط مرتب کیئے ہیں جو اس بے راہ روی کی خلا کو پر کرتے ہیں اور غیرت اسلامی کی حفاظت کے وہ اسباب بھی ہیں، اللہ کا شکر ہے اور پھر دین کے پاسبانوں اور شریعت کے حامیوں کا بھی شکر ہے، جو حتی المقدور اصلاح و سدھار کی راہ میں رواں دواں ہیں۔

اس سلسلہ میں وسط جزیرہ عرب کے کچھ دانشوروں نے چند قراردادیں منظور کی ہیں جو اس طرح ہیں۔

(۱) پیدا ہونے والے بچوں کے نام شریعت اسلامی کی مطابقت سے رکھے جائیں گے۔

(۲) کسی بھی غیر شرعی نام کے اندراج پر سخت ممانعت عائد کی جائے گی۔

(۳) دو یا دو سے زائد ناموں سے جڑے ہوئے نام کا اندراج نہیں کیا جائے گا، کیونکہ اس سے ناموں میں خلط ملط اور وہم وگمان کا شائبہ ہے۔

(۴) باپ بیٹوں کے ناموں کے درمیان رشتہ جوڑنے والا کلمہ ابن کا شامل ہونا ضروری ہے۔

بیٹے اور باپ کے ناموں کے درمیان لفظ ابن کے برقرار رکھنے کے سلسلہ میں ایک اہم تاریخی واقعہ یہاں پر قلمبند کر رہا ہوں کہ اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب میں اس کا رواج نہیں تھا، پھر جب یوروپی ممالک میں غیر شرعی بچوں کی کثرت ہونے لگی تو باپ اور بیٹوں کے درمیان ابن لکھ کر فرق کیا جانے لگا چنانچہ فلاں ابن فلاں (So is son of so) پکارا جانے لگا اور جو بچہ کسی کے پشت (حقیقی) سے نہ ہوتا تو اس کا نام یوں لکھا جانے لگا (فلاں، فلاں So and so) چنانچہ ابن کا لفظ دو ناموں کے درمیان لکھا نہیں جاتا تھا اور آگے چل کر باپ اور بیٹے کے ناموں کے درمیان لفظ ابن لکھنے کا دستور ختم ہو گیا اور پھر چودھویں صدی ہجری میں ابن کو حذف کر دینے کا دستور عام ہو گیا اور یوں نام لیا جانے لگا: محمد عبداللہ وغیرہ وغیرہ۔

اس طرح یہ نوزائدہ اسلوب (New born style) لوگوں میں عام ہو گیا جس سے عرب واقف نہیں تھے اور نہ ان کی زبان اس کو پسند کرتی ہے اور نہ ان کی گرامر میں اس کی کوئی گنجائش ہے!

کیا آپ نے کسی کو سلسلۂ نسب نبی ﷺ ذکر کرتے ہوئے صرف محمد عبداللہ بولتے ہوئے سنا ہے؟! اگر کسی نے یہ گستاخی کر لی تو اس کی تردید کی جائے گی اور اس شخص کو ادب سکھایا جائیگا کہ کیوں ہم اتنے اچھے اور انصاف سے بھرپور طریقہ کار سے روگردانی کریں؟

تو آیئے اور ملاحظہ فرمایئے کہ ابن وغیرہ نہ لکھنے سے کس طرح ناموں میں اشتباہ اور مردوں اور عورتوں میں مغالطہ ہو جاتا ہے، مثال کے طور پر اسماء اور خارجہ کے ناموں کے ساتھ ابن یا ابنۃ کا جوڑ نہ ہو تو ان میں مرد کون اور عورت کون ہے کی پہچان کیسے ہوگی؟

لہٰذا ان تمام امور کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے اس بات کی ضرورت شدت سے محسوس کی کہ مسلمانوں کو بتلاؤں کہ اپنے ہونے والے بچوں کے اسلامی نام تجویز کرنے کی اہمیت کیا ہے، اور پھر اس سلسلہ میں مفید اور کارآمد باتیں قلمبند کروں۔

اطمینان رکھئے کہ الحمدللہ یہ معاملہ سہل اور آسان ہے کسی بحث ومباحثہ کی ضرورت نہیں ہے، نہ ہی لغت کی کتابوں کی ضرورت ہے اور نہ تقویم کی، نہ اس کیلئے ڈکشنریوں کی ضرورت اور نہ انسائیکلوپیڈیا کی، بلکہ یہ وہ معاملہ ہے جس میں شریعت کی رہنمائی اور فطرت کی صفائی نے اتفاق کیا۔ اب مسلمان کو صرف اتنا کرنا ہے کہ وہ اپنے بچے کے نام کی عبودیت (بندگی) کو اللہ کے ناموں کے ساتھ جوڑ دے، جیسے عبداللہ، عبدالرحمٰن، عبدالرب اور عبدالعزیز وغیرہ، یا پھر وہ اپنی نظر کو کام میں لائے اور اللہ کے انبیاء ورسل، صحابہ کرام اور بعد میں آنے والے صالحین اور ہدایت یافتہ لوگوں کے نام اپنے بچوں کو دے۔ شریعت اسلامی کی پسند اور زبان عربی کے انداز کارفرما ہیں۔

اور اگر اس کے معلومات کا دائرہ تنگ ہو جائے تو کسی ایسے علم دین رکھنے والے کی رہنمائی حاصل کریں جس کا عقیدہ صحیح رہے، اچھی رائے دینے میں مشہور ہو اور وہ روشن ضمیر ہو اور پھر ذوق سلیم سے مزین ہو، چنانچہ صحابہ کرام ؓ اپنے بچوں کو اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں پیش فرماتے تھے کہ آپ ان کے نام تجویز فرمائیں، تو ان کا یہ عمل اس بات کی دلیل ہے کہ علماء دین اور طلبہ علم سے اس سلسلہ میں مشورہ طلب کریں اور یہی شریعت کا بھی تقاضہ ہے، علاوہ ازیں اس کام کی وجہ سے عوام اور علماء دین میں تعلق جڑا رہتا ہے، اور یہ سلسلہ آپسی ملاقات کے اسباب میں سے بھی ہے۔

تجویز نام کے معیارات اور اس کتاب کی وجہ تألیف کی تفصیل کے بعد اب

بچوں کے نام رکھنے کے سلسلہ میں نبی ﷺ کا پیارا طریقہ، شرعی دلائل کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کررہا ہوں اور میں نے اس امر کی پابندی کی ہے کہ اس میں حدیث صحیح (وثابت) کے علاوہ کچھ اور عرض خدمت ان شاء اللہ نہیں کروں گا۔

اس سلسلہ میں دس بنیادی باتیں (اصول) قلمبند کررہا ہوں اور قارئین کرام سے التماس ہے کہ اسلوب کلام میں تھوڑی سی سختی کی مجھے وہ اجازت دیں، کیونکہ لوگوں کی اندھی اور ناکام تقلید کی وجہ سے مجھے ایسا کرنا پڑ رہا ہے، امید ہے کہ لوگ ہوش کے ناخن لیں گے اور پھر ان میں بیداری کروٹ لے گی، اور اس بری عادت اور اندھی تقلید کو ہمیشہ کیلئے ترک کردیں گے، اور اس کا دروازہ ان کے ہاں کبھی نہ کھلے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔

(ونیز) اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات بابرکت سے مجھے امید ہے کہ کتاب اچھے لوگوں کی نظروں سے گذرے گی، جو بھلائی عام کرنے کی رغبت رکھیں گے، اور وہ خود بھی اس سے فائدہ اٹھائیں گے اور دوسروں کو فائدہ پہنچائیں گے اور میرا حصہ اس بارے میں اتنا ہی ہے جس کا ذکر درجہ ذیل شعر میں ہے۔

لأبلی عذرا أو لأبلغ حاجة   ومبلغ نفس عذرها مثل منجح

تاکہ میں عذر قائم کروں یا ضرورت پوری کروں   کسی کے عذر کو پہنچنے والا اس کے کارساز کے برابر ہے

اے مرد مسلمان! اللہ تیرے بچے کو مبارک بنائے اور تو خوب دینے والے داتا کا شکریہ بجالائے اور تیرا بچہ (تیرا پھل) باعث خیر بنا رہے اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا اور کارساز ہے!

ناموں کے سلسلہ میں اہم اور بنیادی باتیں

(۱) اچھے نام کی اہمیت اور اس کے بچے اور ماں باپ اور امت پر ہونے والے اثرات۔

عربی میں نام کو اسم کہا جاتا ہے، اس کا اشتقاق یا تو وسم، سے ہے جس کے معنے نشانی کے ہیں، کیونکہ جس کا نام رکھا جاتا ہے اس کی پہچان کروائی جاتی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا (یَازَکَرِیَّا إِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا) (مریم:۷)

ترجمہ: اے زکریا ہم آپ کو خوش خبری سنا رہے ہیں ایک لڑکے کی جس کا نام یحیٰی ہوگا اس سے پہلے ہم نے کسی کا یہ نام نہیں رکھا۔

(۲) اسم کا مشتق یا تو سمُوٌ سے ہے جس کے معنے بلندی کے ہیں اور دونوں معنے مسلمان بچوں کے ناموں میں شامل ہونا اور جمع ہونا ممکن بھی ہے، تو اس طرح اسم سے مراد بلند اور برتر پہچان ہوگی، اسم کی جمع أسماء أسام، أسامی ہوگی۔

بچے کا نام اس کی پہچان کیلئے رکھا جاتا ہے، جس کے ذریعہ مسلمان کی باعزت اور شایان شان طریقہ پر دوسروں سے تمیز کروائی جاتی ہے، اس لئے تمام علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مرد اور عورت سب کے نام ضرور رکھے جائیں۔

اگر بچے کا کوئی خاص نام نہیں ہوگا تو وہ نامعلوم اور مجہول رہ جائے گا، اس کی کوئی خاص پہچان نہیں ہوگی، جبکہ بچے کی نشاندہی تمیز اور پہچان کروانے میں نام ہی کا دخل ہے، اس کا اندازہ آپ اس بات سے لگاسکتے ہیں کہ محدثین کے ہاں کسی اسناد حدیث میں اگر کوئی مبہم اور نامعلوم نام رہ جائے تو اس اسناد کی قیمت گھٹ جاتی ہے اور وہ حدیث اس سند

کے ساتھ ضعیف گردانی جاتی ہے، یہاں تک کہ اس آدمی کا نام متعین کیا جائے اور پھر اس کے حالات زندگی پر غور کیا جائے۔

اگر باپ سے اپنے بچے کے اسلامی نام کے اختیار و تجویز میں کوئی کوتاہی ہو جائے تو آدمی کی عزت و شان میں بڑا فرق پڑ جائے گا، کیوں کہ بچہ جب شکم مادر کی گھٹاؤں سے باہر آتا ہے تو نام ہی اس کی پہچان ہے اور تمام انسانوں میں نام ہی اس کی پہلی صفت ممیزہ ہے، بچے کے نام رکھنے میں باپ کا وہ پہلا کردار ہے جس کے ذریعہ اس کا تعلق اپنے نسب نامے سے جوڑتا ہے۔ نام ہی وہ پہلا ذریعہ ہے جس کے ذریعہ وہ دفتر قوم میں داخل ہوتا ہے، نام ہی انسان کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے، اور اس کی حفاظت میں وہ ہر قیمت چکانے تیار ہو جاتا ہے۔

چنانچہ عربی زبان کے بہت بڑے ادیب علامہ الجاحظ نے اپنی شاہکار تصنیف "کتابُ الحیوان" میں ایک واقعہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہمارے پاس ایک چوکیدار تھا جس کی کنیت ابوخزیمہ تھی، ایک دن میرے دل نے کہا کہ یہ ہکلا اور عجمی غلام نے اپنی کنیت ابوخزیمہ کیسے رکھی؟ اس کے بعد اس سے میری ملاقات ہوئی، اور میں نے اس سے کہا: کہ تم مجھے اپنے بارے میں چند باتیں بتلاؤ کہ کیا تمہارے باپ کا نام خزیمہ تھا؟ تو اس نے کہا: نہیں! پھر میں نے اس سے پوچھا تو کیا تمہارے دادا، یا چچا، یا تایا اور پھر ماموں کا نام تھا؟ اسنے کہا نہیں! پھر میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تمہارا بیٹا یا آقا ہے جسکا نام خزیمہ[1] ہے؟ تو اس نے کہا: نہیں! تو میں نے اس سے کہا تو پھر تم نے اپنی کنیت ابوخزیمہ کیوں رکھی؟ جب کہ تم معمولی غلام اور ہکلے ہو، فقیر ہو، اور چوکیدار کا معمولی پیشہ تمہارا ہے!۔ اس نے کہا: یہ میری چاہت ہے! تو میں نے کہا: کہ اتنی ساری کنیتوں میں اسی پر تمہاری چاہت کیوں ہوئی؟ تو اس نے کہا: مجھے کچھ معلوم نہیں! تو (آگے بڑھ کر) میں نے اس سے کہا: ایک دینار کے بدلے میں اس کنیت کو میرے حوالے کرنا، پھر کوئی اور کنیت اپنی رکھ لینا! تو اس نے فوراً کہا: ایک دینار تو کیا، ساری دنیا بھی مجھے دے دو گے تب بھی میں اس کنیت کو تمہیں نہیں بیچوں گا!

۱.....خزیمہ: خازم کی تصغیر ہے، اور وہ ہرفن مولا ہے۔

لہٰذا اے میرے مسلمان بھائی! میں بار بار آپ کو توجہ دلا رہا ہوں اور حق کا واسطہ دے رہا ہوں کہ انسان کا نام ہی اس کا ترجمان ہے، اور اس کا جیتا جاگتا عکس ہے جس طرح کسی کتاب کے مضمون کا اندازہ اس کے ٹائٹل (Title) سے لگ جاتا ہے تو بالکل اسی طرح بچے کے نام سے اس کے عقائد اور خیالات کا پتہ چلتا ہے بلکہ جس نے اس کا یہ نام رکھا اس سے اس کا عقیدہ، بصیرت اور دینداری کا بھی پتہ چل جاتا ہے۔

تو اس طرح بچے کا نام اس کا ظرف اور عکس ہے، نام اس کا بندھن ہے، نام کی عمدگی اور (معنوی) دلالتوں سے بچے، باپ اور اس کی جماعت کا حال معلوم ہوتا ہے بلکہ اخلاق و کردار اور اعلیٰ نمونوں کا پتہ نام ہی سے چلتا ہے، اور معاملے کا تعلق اللہ کی جانب سے ہے جس کی اطلاع اللہ نے بندوں کو دی، اور ان کے دلوں میں اس چیز کو محفوظ کیا۔ اور اکثر یہ دیکھنے میں آیا کہ ہر لقب لقب دار کے مناسب ہوگا اور یہ بات زبان زد عام و خاص ہے کہ القاب آسمان سے (متعین ہو کر) آتی ہیں لہٰذا بدخو انسان کا نام غالباً آپ برا پائیں گے، جس طرح کہ نیک آدمی کا نام عمدہ پائیں گے اور لوگوں میں یہ بھی مشہور ہے کہ ہر شخص کو اس کے نام کا بڑا اچھا اثر حاصل ہوگا، اور کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

قَلَّ ان اَبصَرتْ عَیناکَ ذَالَقَبٍ   اِلّاومعناهُ فی اسمٍ مَنهُ اَولَقَبٍ

آپ نے کسی ذولقب کو دیکھا ہوگا کہ اس کے نام اور لقب کا اثر اس کی شخصیت میں آپ کو ملے گا۔

اور انسانوں کے نام ہی اس کے اوصاف و مزاج کیلئے ڈھانچے ہوا کرتے ہیں، اور نام ان (کی سیرت) پر دلیل ہوتے ہیں۔

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلے میں بڑی اچھی بات کہی ہے کہ عموماً برے لوگوں کے نام ان سے میل کھاتے ہیں، جس طرح کہ شریف اور اونچے لوگوں کے نام اچھے ہوا کرتے ہیں، اور اس بات کا مشاہدہ اور تجربہ عام ہے کہ کوئی شخص کسی کو دیکھ کر اس کے نام کا اندازہ لگاتا ہے، تو بہت کم اس کا نشانہ چوکتا ہے۔

حق تو یہ ہے کہ نام والوں میں نام کی اچھی اور بری، ذلیل اور باعزت، اور نرم مزاجی اور سنگ دلی کا اثر نمایاں ہوتا ہے۔ تو اس لئے اے میرے مسلمان بھائیو! تم اپنے بچے اور اپنی جان، اور اپنی امت کے ساتھ بھلا سلوک کرو کہ بچے کا نام ایسا اختیار کرو کہ وہ الفاظ اور معانی دونوں لحاظ سے عمدہ ہو۔

یاد رہے کہ اچھے نام کا انتخاب بہت ساری چیزوں کی نشاندہی کرتا ہے، چنانچہ طریقہ رسول ﷺ اور سنت سے اس کی دلچسپی کا اندازہ لگتا ہے، اس کی سلامت فکر اور نیک روش کا بھی پتہ چلتا ہے، اور وہ اپنے بچے پر اس کو عمدہ نام دینے کا احسان کرتا ہے۔

الغرض اچھے نام، نام نہندہ کا رمز (Code) ہوا کرتا ہے، اور اس کے علم و دانش کی گہرائیوں کا پتہ چلتا ہے۔

لہٰذا عوام کی زبانوں پر اس بات کا خوب چرچا ہے "مِنْ اِسْمِکَ اَعْرِفُ اَبَاکَ" کہ تیرے نام سے میں تیرے باپ کا سلیقہ معلوم کر لیتا ہوں، چنانچہ اچھا نام بچے کو شریعت کے طور طریقے، اور اس کے آداب سے وابستہ رکھتا ہے، چنانچہ بچے کو کسی نبی یا نیک بندے کا نام دیں گے، تو وہ ان شاء اللہ بابرکت ہوگا۔

اچھے نام میں بچے کی شان اور اس کا بلند مقام ہے، جب ذرا بچہ ہوش سنبھالے گا چھ اور سات کی تعداد میں فرق کرنے لگے گا، اور جب ماں باپ سے خوب سوال کرنے کی عمر کو پہنچ جائے گا تو اس کے یہ سوال ہوں گے۔

اے میرے ابا جان! یہ کس کا نام آپ نے مجھے رکھا ہے؟

یہی نام آپ نے میرے لئے کیوں چنا ہے؟

اس کے معانی کیا ہیں؟ وغیرہ وغیرہ،......

......تو اس وقت باپ کی خوشیوں کی انتہا نہیں ہوگی، اگر اس نے اچھا نام اپنے بچے کیلئے اختیار کیا ہے تو پھر اس کی سرور و خوشی کی انتہا نہ ہوگی اور وہ فرط مسرت سے جھوم اٹھے گا۔

اور اگر اس بچے کا اچھا نام ہوگا تو اس کمسن (نونہال) کے سامنے باپ کی نادانی

اور نا اہلیت کا پول کھل جائے گا، چونکہ بچے کی تربیت اور نشو و نما میں اولین کردار باپ کا ہے تو اس سے بچے کے ذہن میں باپ کے بارے میں اپنائیت کے بجائے غیریت (بیگانہ پن) کے خیالات آنے لگیں گے، اور باپ اپنے بچے کو حیرانی میں مبتلاء کر دے گا، اور پھر رشد و ہدایت کی راہ سے اس طرح دور ڈھکیل دیتا ہے۔

ذرا سوچئے کہ رسول اللہ ﷺ کی بات کتنی سچی معلوم ہوتی ہے: "مامِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهٖ اَوْ یُنَصِّرَانِهٖ اَوْ یُمَجِّسَانِهٖ[1] (او کما ورد عنہ)" ہر بچے کی پیدائش فطرت پر ہی ہوتی ہے اور پھر اس کے ماں باپ اپنی تربیت سے اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی (زردشت، آتش پرست) بناتے ہیں۔

الغرض نام ایک ایسا پیمانہ ہے جس میں بچے کی شخصیت سما جاتی ہے، تو جب کبھی کسی بچے کا اسم ثلاثی (یعنی بچے، باپ اور دادا کا نام) آپ کے سامنے آئے گا تو اس کی شخصیت کی ایک جھلک آپ کے سامنے آجائے گی، اور پھر ان ناموں سے ان سب کے حالات اور بچے کی حقیقی شخصیت کا بخوبی اندازہ لگ جائے گا۔

بچے اور باپ کی شخصیتوں پر نام کے یہ آثار ہیں، تو ذرا اس بات کا اندازہ لگائیے کہ نامناسب ناموں کی وجہ سے امت پر کیا برے اثرات مرتب ہونگے بالخصوص جب وہ یوروپی ناموں کے دلدادہ ہو جائیں گے! ان سے مرتب ہونے والے چند اثرات کی تفصیل یہ ہے۔

(۱)...... پوری امت مسلمہ کے سلوک، کردار، اور اخلاقیات پر اچھے نام کی تاثیر ہوگی اسکا زیادہ فائدہ تو نام رکھنے والے کو ہوگا، چنانچہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَنْقُصَ مِنْ اَعْمَالِهِمْ شَیْئًا[2] ...... الحدیث)

۱...... رواہ البخاری و مسلم من حدیث ابی ہریرہ

۲...... صحیح مسلم (۱۰۱۷) عن جریر بن عبداللہ البجلی، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی الصدقۃ

ترجمہ: جس کسی نے مسلمانوں کیلئے کوئی اچھی رسم (یا طریقہ کی) داغ بیل ڈالی تو اس کو اسکا اجر ملے گا، ان کے اجر میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔

امت کے افکار و خیالات، عقائد اور اس کے آداب واخلاق کا پتہ اچھے نام سے چل جاتا ہے۔ یہ اور ان جیسے آثار کو مدنظر رکھتے ہوئے بچے کا اچھا اور دینی نام رکھنا اسلامی واجبات میں شمار ہوتا ہے، جس کی وضاحت انشاء اللہ پانچویں اور چھٹویں اصل کے بیان میں آئے گی۔

(۲) نام رکھنے کا مناسب وقت

اس سلسلہ میں تین باتیں حدیث رسول ﷺ کی رو سے بیان کی گئی ہیں۔

(۱) بچے کے یوم ولادت (پیدائش کے دن) ہی نام رکھنا ہے۔[۱]

(۲) پیدائش کے تین دنوں کے اندر نام رکھنا ہے۔

(۳) پیدائش کے ساتویں دن نام رکھنا ہے۔[۲]

یہ تقسیمی اختلاف ہے جو بات پر دلالت کرتا ہے کہ معاملے میں وسعت اور گنجائش ہے، کسی ایک پر کوئی قید و بند نہیں ہے۔

۱.....اس کی دلیل ہے نبی ﷺ کا یہ قول: "ولد الليلة لى غلام فسمّيته باسم أبى ابراهيم" مجھے آج کی رات ایک لڑکا ہوا، میں نے اس کو اپنے باپ ابراہیم کا نام دیا ہے (اس کو امام مسلم، احمد بن حنبل، اور ابوداؤد رحمہم اللہ نے اپنی کتابوں میں درج کیا ہے)۔

۲.....حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے: "كل غلام رهينة بعقيقته، تذبح عنه يوم سابعه يسمى فيه، ويحلق رأسه" (احمد، دارمی، أصحاب السنن)

ترجمہ: ہر نوزائد بچہ مرہون (Hypothicated) عقیقہ ہے، پیدائش کے ساتویں دن اس کی جانب سے (جانور) ذبح کیا جائے گا، اسی دن اس کا نام بھی رکھا جائے گا اور سر کے بال مونڈھے جائیں گے۔

(۳) نام رکھنا باپ کا حق ہے

اس بات میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ باپ ہی بچے کے نام رکھنے کا زیادہ حقدار ہے، ماں کو اس سلسلہ میں اس سے اختلاف کرنے اور جھگڑنے کا کوئی حق نہیں ہے (ولو بالفرض) وہ دونوں اس سلسلہ میں اگر لڑ پڑیں تو فیصلہ باپ کے حق (Favour) میں جاتا ہے!

بناء بریں والدہ کو چاہیئے کہ وہ اس سلسلہ میں جفا و تکرار سے کام نہ لے، اور ہاں البتہ ان کے باہمی مشورہ سے رضامندی کا میدان صاف ہو جاتا ہے، اور دونوں میں محبت و رشتے کے گانٹھ مضبوط ہوتے جائیں گے۔

و نیز صحابہ کرام ﷺ اپنے نوزائد بچوں کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاتے تھے، کہ آپ ان کا نام رکھیں تو یہ امر اس بات کی دلیل ہے کہ باپ شریعت وسنت سے واقف عالم سے نام رکھنے کے بارے میں مشورہ لے، اور وہ عالم ایسا ہو جس کے دین اور علم پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے تاکہ وہ بچے کیلئے اچھا نام تجویز کرے۔

(۴) بچہ باپ کی طرف منسوب ہوگا، ماں کی طرف نہیں

یاد رہے کہ بچہ باپ کے تابع ہوگا نہ کہ ماں کا، اور باپ ہی اس کا اصل ذمہ دار ہوگا چونکہ نام رکھنے کا اصلی حقدار باپ ہی ہے تو اس کے نام کے ساتھ باپ کا نام لگے گا۔ چنانچہ یوں لکھا جائے گا: فلاں ابن فلاں، نہ کہ: فلاں ابن فلانہ، اس بچے کو پکارنے یا آواز دینے یا اس سلسلے میں کوئی اطلاع دینی ہو تو یوں کہا جائے گا: اے فلاں مرد کے بیٹے! اور یوں نہیں کہا جائے گا: کہ اے فلاں عورت کے بیٹے[1]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد کیا ہے: (اُدْعُوهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَاَقْسَطُ عِنْدَ اللهِ) (الاحزاب: ۵) ترجمہ: تم انہیں ان کے باپوں کے ناموں کے ساتھ بلایا کرو، اور ایسا عمل اللہ کے یہاں زیادہ انصاف والا (اور مناسب) ہے۔

(یاد رہے کہ) بچے کو پکارنا اس کے نام لینے کے مانند ہے، چنانچہ کہا جائے گا کہ: میں نے اپنے فرزند زید کو بلایا یعنی اسکا نام لیا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے (لَاتَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا) (النور: ۶۳)

ترجمہ: تم آپس میں ایک دوسرے کو بلانے کی طرح رسول ﷺ کو بلایا نہ کرو۔

یہ حکم ان لوگوں کیلئے ہے جو نبی ﷺ کو اے محمد! کہہ کر پکارا کرتے تھے، تو انہیں یوں پکارنے کا حکم دیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، اے اللہ کے نبی وغیرہ۔

[1]...... آپ کو ایک علمی فائدہ عنایت کرنے کی خاطر عرض کر رہا ہوں، کہ علامہ فیروز آبادی نے ایک کتابچہ لکھا، اس کا نام "تحفة الأبيه فيمن ينسب الى غير أبيه" اس کتاب میں ان بچوں کے نام درج ہیں جو اپنے باپ کی طرف نہیں بلکہ کسی اور کی طرف منسوب ہیں۔

قیامت کے دن لوگ اپنے باپوں کے ناموں کے ساتھ پکارے جائیں گے، اے فلاں کے بیٹے فلاں۔ اس حقیقت کی وضاحت ایک حدیث سے ثابت ہے، جس کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے (إِنَّ الْغَادِرَ يُرْفَعُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ) ترجمہ: بے شک دھوکہ دینے والے کے ساتھ روز قیامت ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا، اور پھر کہا جائے گا یہ فلاں کے بیٹے فلاں کے دھوکے کی علامت ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں درج کی ہے، اور اسی مضمون کو عنوان باب بناتے ہوئے یوں فرمایا ہے: باب مایدعی الناس بآبائھم[1] ترجمہ: باب اس بارے میں کہ تمام لوگ (میدان حشر میں) اپنے باپوں کے ناموں کے ساتھ آواز دئے جائیں گے۔

یہ امر شریعت کے اسرار میں سے ہے کہ بچے کی خوب پہچان اور شناخت باپ کے ساتھ ناطہ جوڑنے میں ہے، کیونکہ باپ ہی گھر کے اندر باہر ہر جگہ اور بچے کا کرتا دھرتا ہے، اسی ذمہ داری کو نبھانے کیلئے جان کی بازی لگاتا ہے۔ اور بڑے بازاروں اور محفلوں کا قصد کرتا ہے، گھر والوں کی خیر خواہی میں انتھک کوشش کرتا ہے، حلال روزی کی تلاش وجستجو میں خطروں کے دوش بدوش رہتا ہے، لہذا اسی سے بچے کا نام رشتہ اور نسب جوڑنی چاہئے نہ کہ پردہ نشین خواتین کے ساتھ، جن کو اللہ نے یہ حکم عطا کیا ہے (وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ) (الاحزاب: ۳۳) ترجمہ: تم سب عورتیں اپنے ہی گھروں اور تہ خانوں میں بیٹھی رہو (جمی رہو)۔

[1]...... تنبیہ: ہر وہ حدیث جس کا مضمون "ان الناس یدعون یوم القیامة بأمهاتهم" بے شک تمام لوگ قیامت کے دن اپنی ماؤں کی طرف منسوب کرکے بلائے جائیں گے: تو اس کی سند صحیح نہیں ہے۔

(۵) اچھے اور پسندیدہ نام چننا

ہر باپ کو چاہئے کہ وہ اپنے بچے کیلئے اچھا نام منتخب کرے، جس کا لفظ اور معنی دونوں اچھے ہوں، اور شریعت اسلامی کی رو سے نام اچھا ہو، اور عربی زبان کا وہ عنصر ہو، تو ایسا نام بڑا اچھا اور بھلا ہوگا، پکارنے میں پیارا اور میٹھا ہوگا، کان سننا پسند کریں گے، چونکہ عمدہ اور شریف نام اچھے معنی اور سچے وصف کا حامل ہوگا، شریعت کی نظر میں ناپسندیدہ اور حرام نہیں ہوگا، اور پھر عجمی رنگ ڈھنگ اور عجمی خدوخال، اور برے ناموں کی تشبیہ اور نامناسب معنوں سے خالی ہوگا۔

بناء بریں آپ اپنے بچے کیلئے کوئی بھی نام پسند نہ فرمائیں یہاں تک کہ آپ علم وادراک، چھان بین کی روشنی میں نام کے لفظی اور معنوی عیب سے خالی ہونے کے بارے میں اچھی طرح سوچ نہ لیں، اس سلسلے میں اگر کسی صاحب علم وفہم سے مشورہ کرلیا جائے تو یہ بڑا محفوظ اور اچھا طریقہ ہوگا۔ اور عام طور پر لوگوں کے یہاں یہ قول ہے کہ باپ پر بچے کا یہ حق بنتا ہے کہ وہ اس کیلئے ایک شریف ماں پسند کرے اور اس کا اچھا نام رکھے[1] اور اچھا ادب (عمدہ کردار) اس کو وراثت میں دے۔

اسلامی ناموں کے بے شمار رتبے اور درجے ہیں جن کی تفصیل آئندہ فصل میں ان شاء اللہ ذکر کی جائے گی۔

[1]...... اس سلسلہ میں بہت سی احادیث مروی ہیں جن کے اسانید ثابت نہیں ہیں، اس سلسلہ میں مزید وضاحت کی خاطر: "السلسلة الضعيفة" صفحہ نمبر ۱۹۹ ملاحظہ فرمائیے۔

(۶) اچھے ناموں کے رتبے اور درجے

(۱) درجہ ذیل دو نام اسلام میں بے حد پسندیدہ ہیں۔

(۱) عبداللہ۔ (۲) عبدالرحمٰن، اور وہ دونوں اللہ کو بے حد پسندیدہ ہیں، جس کا ثبوت اس حدیث سے ملتا ہے، جس کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کی، اور امام مسلم اور ابوداؤد وغیرہما نے روایت کی ہے، ان دونوں ناموں کی مقبولیت کی وجہ یہ ہے کہ انسان کے ساتھ اللہ کی عبودیت وطاعت کا ناطہ جڑا ہے، جو کہ انسان کی حقیقت ہے (یعنی وہ محض اللہ کی عبادت وطاعت کیلئے پیدا کیا گیا ہے) اسی وجہ سے اللہ نے قرآن شریف میں ان کا خصوصی طور پر ذکر کیا ہے، چنانچہ ارشاد گرامی ہے۔

۱۔(وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ) (سورہ جن:۱۹) ترجمہ: اور جب اللہ کا بندہ اس کی عبادت کرتے (اور پکارتے) ہوئے کھڑا ہوا۔

۲۔(وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا) الفرقان:۶۳) ترجمہ: اور رحمٰن کے بندے جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں۔

۳۔ دونوں ناموں کو اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیت میں ایک ساتھ ذکر کیا ہے۔

(قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى)
(الأسراء:۱۱۰) ترجمہ: کہہ دیجئے (اے محمد ﷺ) کہ تم اللہ کے نام سے اس کو بلاؤ یا رحمٰن کے نام سے جس نام سے بھی بلاؤ گے اسی کیلئے اسماء حسنی (اچھے نام) ہیں۔

حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا نام عبداللہ رکھا، اللہ ان دونوں سے راضی ہو۔

صحابہ کرام مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کے بعد سب سے پہلا جو بچہ پیدا ہوا، اس کا نام انہوں نے عبداللہ رکھا، جو رسول اللہ ﷺ کے چچا زبیر رضی اللہ عنہ کے لخت جگر ہیں اور صحابہ ﷺ میں سے تین سو آدمیوں کا نام عبداللہ تھا۔

(۲) دوسرا مرتبہ

ان ناموں کا ہے جس کے شروع میں عبد ہو جیسے عبدالعزیز، عبدالملک، اور سب سے پہلے مروان بن حکم (خلیفہ بنی امیہ) نے اپنے دونوں بچوں کیلئے یہ دونوں نام انتخاب کئے، یعنی عبدالعزیز بن مروان اور عبدالملک بن مروان۔

روافض خاندان بنو امیہ سے نفرت کی وجہ سے اپنے بچوں کیلئے عبدالعزیز، اور عبدالملک کا نام پسند نہیں کرتے ہیں یہ محض روافض اور شیعہ کی ناروا داری اور زیادتی ہے، اور یہی برتاؤ بنی امیہ کے تمام ناموں کے ساتھ ہے جیسے معاویہ، یزید، مروان اور ھشام وغیرہ ناموں سے بھی انہیں ناپسندیدگی ہے، اور اسی طرح انہوں نے عبدالرحمٰن کا نام بھی اپنے لئے پسند نہیں کیا، کیونکہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قاتل عبدالرحمٰن بن ملجم تھا۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں اللہ کے نام توفیقی ہیں اجتہادی نہیں ہیں، اس طرح کے بہت سارے نام اس کتاب کے آخر میں منسلک ناموں کی فہرست سے آپ انشاء اللہ جان لیں گے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے قلمبند کیا ہے، کہ امام ہروی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شہر والوں کے نام اللہ کے ناموں کے ساتھ عبد کا ناطہ جوڑ کر رکھا ہے اور انہوں نے کہا کہ یہی دستور ہمارے سارے گھر والوں کا ہے۔

اور تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں کہ زمین کے کسی کونے میں بھی آپ کو مسلمانوں کے ایسے گھر ملیں گے اس میں جو لوگ ہیں وہ اللہ کے اسمائے کریمہ کے ساتھ عبد کا اضافہ کر کے اپنا نام رکھا کرتے ہیں، یا ان کے نام محمد ﷺ کے اسماء کریمہ میں سے کوئی ہوگا یا پھر اس کا مادہ حمد سے ہوگا (جیسے حمد، حامد، حماد، محمود، احمد، حمید وغیرہ) اس طرح آپ کسی مشہور اور بڑے عالم دین کی سوانح حیات پڑھیں گے تو ان کے خاندانی نام مذکورہ بالا وصف کے حامل ہوں گے، تو ہمیں بھی بالکل ایسے ہی ہونا چاہئے تاکہ ہم پچھلے لوگوں کو اگلے اور برگزیدہ علماء کے نقش قدم پر چلائیں۔

(۳) تیسرا مرتبہ

اللہ کے نبی ﷺ اور اس کے رسولوں کا نام رکھنا ہے، کیوں کہ وہ اولاد آدم کے سردار تھے، عالی مرتبت اور بلند کردار تھے، اور ان کے اعمال برگزیدہ تھے تو انکے نام رکھ لینے سے ان کی یاد تازہ ہوگی اور ان کے اوصاف واحوال، خوبیوں اور فضیلتوں کی نشاندہی ہوگی۔

ان کے نام رکھنے کے جواز میں علماء امت کا اجماع (اتفاق) ہے[1]

البتہ امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ایک اثر مروی ہے، کہ انہوں نے یوں لکھا: **لَا تَسَمُّوْا أَحَداً بِاسْمِ نَبِيٍّ** (الطبری) ترجمہ: کسی کو نبی کا نام مت رکھا کرو۔

آپ نے اس بات سے اس لئے منع کیا کہ ایسے برگزیدہ ناموں کی حقارت، توہین اور بے حرمتی نہ ہو، مگر علامہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس بات کو ثابت کیا ہے[2] کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی اس رائے سے بعد میں رجوع کرلیا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کے نام رکھنے کا رواج قدیم اسلامی دور سے رائج تھا، چنانچہ نبی ﷺ نے اپنے لخت جگر کا نام اپنے باپ ابراہیم کا نام رکھا تھا، اور یوں ارشاد فرمایا "**وُلِدَ لِي اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ**" (صحیح مسلم شریف)

ترجمہ: آج کی رات مجھے ایک بچہ پیدا ہوا جس کا میں نے اپنے باپ ابراہیم کا نام رکھا اور پھر آپ نے یہی نام ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے بڑے بیٹے کو بھی رکھا۔

حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ نے یوسف علیہ السلام کا نام مجھے دیا۔ اس روایت کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ادب مفرد اور امام ترمذی نے شمائل میں درج کی ہے اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے[3]

انبیاء علیہم السلام کے ناموں میں برتر اور اولیٰ نام ہمارے نبی اور رسول حضرت محمد ﷺ کا ہے اور پھر ان کے دیگر بھائی اور دیگر انبیاء ومرسلین کے نام ہیں۔

---

[1]......اس سلسلہ میں نووی کی شرح مسلم (۸:۴۳۷) مراتب الاجماع (۱۵۴، ۱۵۵) ملاحظہ ہو۔
[2]......فتح الباری بشرح صحیح البخاری (۱۰:۳)
[3]......فتح الباری (۱۰:۵۷۸)

محمد ﷺ اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کے نام رکھنے کا جواز اور اس پر اجماع امت کا ذکر ابھی ہوا، مگر علماء امت نے اس بات پر اختلاف کیا کہ آپ کا نام محمد اور کنیت ابوالقاسم دونوں امت محمدیہ کے کسی ایک شخص کے ہوں۔

تو اس سلسلہ میں شیخ الاسلام علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے قلمبند کیا ہے کہ آپ ﷺ کا نام رکھنا تو جائز ہے مگر آپ کی کنیت بھی ساتھ ساتھ رکھنے پر آپ نے ممانعت ظاہر کی ہے، بالخصوص آپ کی حیات طیبہ میں اس عمل کی سخت ممانعت ہے[1]

ایک دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ نبی علیہ ﷺ کے بعد احمد نام رکھا جانے والا پہلا شخص احمد الفراهیدی البصری ہے، جو ماہر زبان عربی، اوزان شعر کے موجد خلیل ہیں رحمہ اللہ اور وہ ۱۰۰ ہجری میں پیدا ہوئے۔

(۴) چوتھا مرتبہ:

نیک اور بزرگ مسلمانوں کے نام رکھنا ہے، کیونکہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے: "**اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ بِاَسْمَاءِ أَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ**" [2] ترجمہ: کہ وہ لوگ اپنے انبیاء اور اگلے بزرگوں کے نام رکھا کرتے تھے[3]

یاد رہے کہ اس امت کے نیک لوگوں کے سردار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں اور پھر وہ لوگ جنہوں نے ان کی عمدہ پیروی کی ہے، اور معلوم رہے کہ اس سلسلہ میں صحابہ کرام بڑی دقیق (باریک) نظر رکھتے تھے۔

چنانچہ جلیل القدر صحابی حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے اپنے بچوں کو شہداء بدر کے نام رکھے اور وہ نو ہیں، جن کے نام یہ ہیں: (۱) عبداللہ (۲) المنذر (۳) عروہ (۴) حمزہ (۵) جعفر (۶) مصعب (۷) عبیدہ (۸) خالد (۹) عمر۔

---

[1]......زاد المعاد (۱:۳۴۷)   [2]......صحیح مسلم
[3]......انبیاء علیہم السلام کے سارے نام عجمی ہیں مگر ان میں سے چار عربی ہیں: (۱) آدم (۲) صالح (۳) شعیب (۴) محمد۔ لہٰذا ان چاروں کے علاوہ دوسرے سارے نام معرب کہلاتے ہیں کیونکہ عربوں نے انہیں اپنایا ہے۔

اوراسی طرح کچھ ایسے مسلمان ہیں جوخلفاء راشدین کے نام اپنے بچوں کو رکھتے ہیں، اور کچھ تو ایسے ہیں کہ ازواج مطہرات، امہات المؤمنین کے نام اپنی بچیوں کے رکھتے ہیں۔

(۵) پانچواں مرتبہ:

ان ناموں کا ہے جو انسان کے اچھے اوصاف اور عمدہ خصلتوں پر مشتمل ہوتے ہیں، اس کی تفصیل اگلی اصل میں انشاء اللہ آرہی ہے۔

(۷) نام رکھنے کے شرائط اور آداب

وہ تمام حدیثیں جو کسی حکم یا نہی (ممانعت) یا اور کسی چیز کی رہنمائی کرتی ہیں ان کے ذریعہ اور پھر شریعت کے دیگر قاعدے اور اصولوں کی بنیاد پر یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ بچے کے نام شرعی رنگ اختیار کرلیتے ہیں، جب کہ ان میں درج ذیل دو شرطیں پائی جاتی ہوں:

۱۔ پہلی شرط یہ ہے کہ نام اصلاً عربی زبان کا ہو، اور ہر عجمی نت نئی ایجاد اور (ماڈرن) اور عربی زبان میں داخل شدہ نام نہ ہو۔

۲۔ دوسری شرط: نام زبان اور شریعت کے لحاظ سے عمدہ اور اچھا معنیٰ رکھتا ہو، اس طرح اس دائرہ کار سے لفظاً یا معنیً یا پھر دونوں لحاظ سے ہر حرام اور مکروہ (ناپسندیدہ) نام نکل جاتا ہے اور اگرچہ وہ عربی ڈھانچے میں ہی کیوں نہ ڈھلا ہو! چنانچہ ایسا نام رکھنا جس میں تزکیۂ نفس (مدح سرائی، خودنمائی) ہو یا اس کا معنیٰ برا ہو، یا وہ گالی گلوج کا معنیٰ رکھتا ہو، یا پھر ایسا نام دیا جائے جس میں سچے یا برحق ہونے کی خوبی خود ظاہر کرے (نہ کہ دوسرے اس کا صادق اور برحق ہونے کا اعتراف کرے)

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ: کوئی شخص ایسا نام نہ رکھے جس کا معنیٰ برا (گھناؤنا) ہو اور نہ ایسا نام جس میں اپنی صفائی اور خوبی بیان ہو، اور نہ ایسا نام جو گالی لگے، نام عموماً انسانوں کو پکارنے، آواز دینے کیلئے رکھے جاتے ہیں نہ کہ ان سے ان کی اصلی حالت اور حقیقی وصف بیان کئے جاتے ہیں مگر اس برائی کی وجہ یہ ہے کہ جب کوئی برے نام سے بلایا جائے، تو سننے والا سمجھے کہ یہ مسمی کی صفت ہے، اسی لئے رسول ﷺ ایسے نام کو بدل کر دوسرا نام رکھتے تھے جو انسان کے حقیقی اور سچے وصف پر دلالت کرے، اس طرح رسول اللہ ﷺ نے بہت سارے لوگوں کے نام بدلے تھے۔

ناموں کے بے شمار آداب ہیں جنہیں حتی الامکان اختیار کرنا چاہیے۔

(۱) سب سے پیارا اور پسندیدہ، عمدہ سے عمدہ نام رکھنا جن کی تفصیل گذشتہ صفحوں پر چھٹویں مرتبہ میں گذر چکی ہے۔

(۲) اس بات کا لحاظ ہو کہ نام کے حروف کم از کم ہوں یعنی چھوٹے سے چھوٹا نام ہو۔

(۳) اس بات کا لحاظ ہو کہ نام پکارنے میں آسان ہو۔

(۴) اس بات کا لحاظ ہو کہ نام سننے والا مسمی کو جلد پہچان جائے۔

(۵) اس بات کا بھی لحاظ ہو کہ نام مناسب ہو، اپنے ملت اور طبقے کے ناموں سے بالکل الگ تھلگ نہ ہو۔

آخر الذکر خوبی بہت اہم اور مرتبہ میں بلند و بالا ہے جس کی نشاندہی علامہ ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "نصیحۃ الملوک" (ص ۱۶۷) میں کی ہے، چنانچہ آپ نے فرمایا کہ جب بچہ پیدا ہو تو اس پر (ماں، باپ کی) پہلی نوازش اور اس کے ساتھ ان کا اولین احسان اور عمدہ سلوک یہ ہے کہ اس کا نام اچھا رکھا جائے اور اس کو ہر دلعزیز اور برتر کنیت دی جائے کیونکہ اچھا نام سننے کے ساتھ دلوں میں اس کا ایک اچھا اثر اور سرور قائم ہوتا ہے، ایسا ہی حکم اللہ نے اپنے بندوں کو عطا کیا ہے کہ وہ اس کو اچھے ناموں کے ذریعہ پکارا کریں (دعا کے وقت اس کے اچھے نام لیا کریں) چنانچہ ارشاد ربانی ہے (وَلِلّٰهِ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْ اَسْمَآئِهٖ)[1]

ترجمہ: سب سے اچھے نام اللہ ہی کے ہیں ان ہی کے ذریعہ اس کو پکارو اور چھوڑ دو ان لوگوں کو جو اس کے ناموں کے بارے میں الحاد (کج روی) سے کام لیتے ہیں، اور اللہ نے انہیں اس بات کا بھی حکم دیا ہے کہ اس کو بلند و بالا صفتوں سے یاد کریں، چنانچہ ارشاد گرامی ہے (قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى)[2] ترجمہ: کہہ دو اے محمد ﷺ کہ تم اللہ بلاؤ یا پھر اس کو رحمٰن کے نام سے بلاؤ جس کسی نام سے بھی یاد کرو گے اسی کیلئے سب سے اچھے نام ہیں۔

۱۔۔۔۔سورۃ الاعراف/۱۸۰ ۲۔۔۔۔سورۃ الاسراء/۱۱۰

نبی کریم ﷺ نے اپنے بچوں کے اچھے نام منتخب فرمائے اور اس بات سے امت کو روکا کہ وہ آپ کا نام اور کنیت دونوں کسی شخص کے رکھیں اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (أَحَبُّ الْاَسْمَاءِ عِنْدَ اللهِ عَبْدُ اللهِ وَعَبدُ الرحمن) اللہ کو بے حد پسندیدہ اور پیارے نام: عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

لہٰذا نام رکھنے کے سلسلہ میں تین باتوں کا لحاظ رکھا جائے۔

(۱) پہلی بات کہ: نام اہل دین یا انبیاء و مرسلین اور اللہ کے برگزیدہ بندے اور صالحین کے ہوں، اس طرح ان کے کارناموں اور ان کے نام زندہ کئے جائیں گے اور وہ نام امت کے افراد کے درمیان گھومتے رہیں گے اور اس عمل سے اللہ کی نزدیکی اور قرب مقصود ہو، اللہ کے اولیاء اور مقرب بندوں کے نام اختیار کر کے اللہ بزرگ و برتر ذات کے احکام کی اقتداء (پیروی) کی جائے۔

(۲) دوسری بات یہ کہ: نام کے حروف کم سے کم ہوں (یعنی چھوٹا ہو) جو زبان پر ہلکا اور بلانے میں آسان ہو، الفاظ بھی سہل ہوں (دشوار نہ ہوں) کان میں رس گھولے! ایک مشہور عربی شاعر ابونواس نے اس سلسلہ میں کیا خوب کہا ہے، ملاحظہ فرمائیے:

فَقُلْنَا لَهُ مَا الاسم قال سموأل — عَلٰى أَنَّنِي أُكْنٰى بِعَمْرٍو وَلَا عُمرا

تو ہم نے اس سے پوچھا کہ کیا نام ہے تو اس نے کہا سموأل، اور کنیت رکھی جائے عمرو نہ کہ عمر۔

وَمَا شَرَّفَتْنِي كُنْيَةٌ عَرَبِيَّةٌ — وَلَا أَكْسَبَتْنِي لَا ثَنَاءً وَلَا فَخْرًا

اور مجھے کسی عربی کنیت نے کوئی شرف نہیں بخشی اور نہ ہی مجھے کسی تعریف کے قابل یا قابل فخر رکھا۔

وَلٰكِنَّهَا خَفَّتْ وَ قَلَّتْ حُرُوْفُهَا — وَلَيْسَتْ كَاَذًى إِنَّمَا جُعِلَتْ وِقْرًا[1]

اور ہاں البتہ وہ بڑا ہلکا ہے اور اس کے حروف کم ہیں، اور نہ وہ دوسرے (ناموں) کی طرح ہے جو کہ بھاری اور دشوار ہیں۔

۱۔۔۔۔الوقر: الحمل الثقیل، بھاری بوجھ۔ "القاموس المحیط" (۴۳۵)

تو اس نے ان اشعار میں اپنے گھر والوں کی ناپسندیدگی کے باوجود اس نام کے پسند کرنے کی حقیقت ظاہر کی کیونکہ اس کے حروف کم، کان اور زبان پر ہلکے ہیں۔

(۳) تیسری بات: نام کا معنی پسندیدہ ہو، مسمّی کے مطابق حال ہو، اس کی جماعت، اور ہمسروں کے ناموں سے بالکل الگ تھلگ نہ ہو۔

چنانچہ اس کتاب کے آغاز میں اس حقیقت سے متعلق ایک کہاوت گزر چکی ہے، موقع کے لحاظ سے یہاں اسکو دوبارہ ذکر کیا جارہا ہے: إِنَّ الْإِسْمَ كَالثَّوْبِ إِنْ قَصُرَ شَانَ، وَإِنْ طَالَ شَانَ بے شک نام ایک قمیص کی طرح ہے اگر جسم پر چھوٹا پڑ جائے تو برا لگے، اور بہت لمبا ہو جائے تب بھی برا لگے۔

اور ایک بات قابل ذکر ہے کہ قبیلے اور خاندان والوں کے ناموں سے ملے جلے نام ان کے درمیان گٹھ بندھن اور باہمی محبت کے اسباب میں سے ہیں، اور اسی طرح دین اور عقیدہ کی مضبوطی کے باعث ہوا کرتے ہیں۔

آدمی کے ہم رتبہ لوگوں کے ناموں کے مانند اپنے بچے کا نام رکھنے میں اس کی قدر و منزلت ہے اور یگانگت ہے، اور بیگانگی سے الگ تھلگ ہے۔

امام ماوردی رحمۃ اللہ علیہ کے اس نفیس اور عمدہ خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے، میں جزیرہ عرب کے عرب (مسلمان) بھائیوں کو نصیحت کر رہا ہوں کہ وہ ان ناموں سے پرہیز کریں جو ان کی اخلاقی بلندیوں اور اعلیٰ معیار سے کم تر ہیں، اور نام کچھ ایسے ہوتے ہیں جو بچپن میں تو اچھے لگتے ہیں مگر وہ جوانی میں برے لگتے ہیں، اس کی مثال چھوٹی اور لمبی قمیص کی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا:

(وَلَمْ نَجْعَلْ لَّهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا) (مریم:۷) ترجمہ: ایسا نام ہم نے اس سے قبل کسی کا نہیں رکھا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس آیت میں اس بات کی دلیل اور نظیر ہے کہ اچھے نام قابل ذکر ہوا کرتے ہیں اور عرب اچھے نام رکھنا بے حد

پسند کیا کرتے تھے، کیونکہ وہ نہایت توجہ کے قابل اور بھلائی میں بالا درجہ ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

سُنْعُ الأَسَامِي مُسْبِلِي أُزُرٍ　　حُمْرٍ تَمَسُّ الأَرْضَ بِالْهُدُبِ

اچھے اور پسندیدہ نام لمبی لال ازار والوں کی طرح ہیں، جس کے پھندے زمین کو چھو لیتے ہیں۔

اور ایک مشہور شاعر رؤبہ سے اس کے نسب نامے کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے ماہر علم انساب البکری سے کہا: أنا ابن العجاج (چلانے والے کا میں بیٹا ہوں) تو پھر اس نے کہا: قَصَّرْتَ وَعَرَّفْتَ (بڑی) کوتاہی تم نے کی، اور پھر اپنا تعارف کروایا[۱]

۱......تفسیر قرطبی (۱۱/۱۳۰)

(۸) ناجائز اور غیر مناسب ناموں کی تفصیل

شریعت اسلامیہ کے ناپسندیدہ ناموں کی تفصیل اور توجیہ حسب ذیل ہے، لہٰذا ایسے نام اپنے بچوں کے رکھنے پر شریعت نے پابندی لگائی ہے۔

(۱) سورج، بت اور کسی انسان کے نام کے ساتھ عبد کا اضافہ کر کے اپنے بچے کا نام رکھنا حرام ہے، اور اس بات پر تمام مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے[۱]

جیسے عبدالرسول، عبدالنبی، عبدالحسین، عبدالامیر، (یعنی امیر المومنین علی ابن ابی طالب ؓ کا بندہ) عبدالصاحب (یعنی مہدی منتظر کا بندہ) ایسے نام عموماً رافضیوں کے ہوا کرتے ہیں۔

اور نبی کریم ﷺ نے ایسے ہر نام کو بدل ڈالا جن میں غیر اللہ کے ناموں کے ساتھ عبد لگا ہو، جیسے: عبدالعزی، عبدالکعبہ، عبدالشمس، عبدالحارث وغیرہ۔ اور اسی قسم کے نام یہ بھی ہیں: غلام رسول، غلام محمد (یعنی عبدالرسول) وغیرہ۔ اور اسی طرح عبدالمطلب نام رکھنا بھی مناسب نہیں ہے اور نہ ہی درست ہے۔

عام طور پر لوگوں سے یہ بھی غلطی ہو جاتی ہے کہ وہ چند ناموں کو ظناً (گمان کے طور پر) اللہ کے سمجھ کر عبد کا اضافہ ان کے ساتھ کرتے ہوئے اپنے نام وہ ایسے رکھ لیتے ہیں حالانکہ وہ اللہ کے نام نہیں ہیں مثال کے طور پر عبدالمقصود، عبدالستار، عبدالمحمود، عبدالطالب وغیرہ۔ ان میں غلطی دو وجوہات کی بنیاد پر ہوتی ہے۔

پہلی وجہ...... اللہ کے ان ناموں کو اپنانا، جن سے کان شرعاً مانوس نہیں ہوئے، حالانکہ اللہ کے نام توفیقی (منزل من اللہ) ہیں، جن کا ثبوت قرآن وحدیث سے ہے۔

دوسری وجہ...... اس نام کے ساتھ اپنی عبودیت (بندگی) کا ناطہ جوڑنا جس کو اللہ نے اپنے لئے نہیں رکھا اور نہ اس کے رسول نے اللہ کو اس نام سے بیان کیا ہے۔

---

[۱]...... مراتب الاجماع (۱۵۴) فتاوی ابن تیمیہ (۱/۳۷۸-۳۷۹)

(۲) اللہ تبارک وتعالیٰ کے ناموں میں سے کوئی بندہ اپنے لئے رکھے، حالانکہ اللہ نے جو نام اپنے لئے مخصوص کر لیا وہ نام دوسروں کیلئے جائز نہیں ہے جیسے: الرحمٰن، الرحیم، الخالق، الباریٔ وغیرہ اور اگر ایسے نام کسی نے رکھا تھا تو ان کے نام نبی ﷺ نے بدل ڈالے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول وارد ہے (هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا) ترجمہ: کیا تم جانتے ہو کہ کوئی اللہ کا ہم نام ہوگا؟ یعنی اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے جو اس کا عظیم نام الرحمٰن کا مستحق ہو[۱]

(۳) ایسے عجمی نام رکھنا جو کافروں کی ایجاد ہوں اور وہ انہیں کیلئے مخصوص ہوں: جب کہ دین دار مسلمان ان ناموں سے دور رہتا ہے، اور نفرت کرتا ہے، اور انہیں بالکل پسند نہیں کرتا ہے۔

مگر وہی نام ہمارے لئے فتنہ وقت بن گئے ہیں کہ امریکہ، یورپ وغیرہ میں رائج کفار کے نام اپنے ہاں عام کئے جا رہے ہیں، یہ بڑا جرم اور رسوائی کے اسباب میں سے ہے، اس قسم کے ناموں کی مثالیں درج ذیل ہیں:

پیٹرس (Peters) جرجس، جارج (George) ڈیانا، روز (Rose) سوزان وغیرہ، جن کا ذکر کتاب کے مقدمہ میں گزر چکا ہے۔

یہ دیکھئے کہ ہماری جانب سے کفار کی کیسی اندھی تقلید ہے کہ ہم نام بھی انہیں کے رکھنے لگے، ہماری یہ حرکت اگر نفس پرستی اور کم عقلی کی وجہ سے ہے، تو گناہ ہے اور بڑی نافرمانی ہے، اور اگر مسلمانوں کے خاص ناموں سے انہیں برتر سمجھ کر رکھا جا رہا ہے تو یہ اسلام کیلئے بڑا خطرہ ہے، اور ایمان کی بنیادیں ہلا دینے کا سبب ہے، بہرحال ان دونوں صورتوں میں توبہ کرنے میں پہل کی جائے، پہلے وہ نام بدل دئے جائیں تا کہ قبولیت توبہ کی توقع رکھی جائے، کیونکہ تبدیلی قبیح (برا) نام توبۂ نصوح کی شرط ہے!

(۴) اللہ کو چھوڑ کر جن بتوں کی پرستش کی جا رہی ہے، ان ہی کے نام رکھنا حرام

---

[۱]...... دیکھئے تفسیر قرطبی (۱۱/۱۳۰)

ہے جیسے: لات، عزی، (مناۃ) اساف، نائلۃ، ہبل وغیرہ۔

(۵) عجمی نام رکھے نہیں جائیں گے چاہے وہ ترکی یا فارسی ہوں، بربری یا کسی اور قسم کے، جو عربی زبان کے نہیں ہیں، اور نہ عربی زبان نے انہیں قبول کیا ہے مثلاً: ناریمان (**Nariman**) شیرہان، نیون (**Navin**) شیرین، شادی[1]، جہاں۔

اور کچھ نام جن کے آخر میں لمبی ''ت'' ہے مثلاً حکمت، عصمت، نجدت، ہبت، مرفت، رأفت، جو اصلاً عربی کے الفاظ ہیں مگر آخر میں لمبی ''ت'' کے وجود نے اس کو عربی کے دائرہ سے خارج کردیا۔ اور کچھ نام ایسے ہیں جن کے آخر میں ''ی'' ہے مثلاً: رمزی، حسنی، رشدی، حقی، مجدی، رجائی، جو اصلاً عربی ہیں لیکن اس کے آخر میں ''ی'' کا وجود اوزان عربی سے دور کردیا اور جو ''ی'' ان جیسے الفاظ کے آخر میں ہے وہ عربی کی ''یاء'' نسبت نہیں ہے، جو درج ذیل الفاظ کے آخر میں ہے۔ جیسے: ربعی، وحشی، سبتی، (جو بروز ہفتہ پیدا ہو)۔ اور نہ وہ یاء متکلم ہے جو کتاب کے آخر میں ہے بلکہ وہ ''ی'' جو درج ذیل الفاظ کے آخر میں ہے وہ فارسی یا ترکی کا ''یاء'' امالہ ہے[2]۔

ملک مصر میں فقی نام رکھا جاتا ہے جو دراصل فقیہ کا مختصر ہے، اور چند فارسی نام جن کے آخر میں ''ویہ'' لگا ہو جیسے: سیبویہ، نفطویہ وغیرہ ایسے تقریباً ۲۹ نام ہیں۔

(۶) ہر وہ نام رکھنا منع ہے جس میں کسی چیز کا دعویٰ نمایاں ہو اور شخصیت اس سے خالی ہو تو یہ عمل خواہ مخواہ کا دعویٰ ہے، یا خودستائی تو وہ جھوٹ پر محمول کیا جائے گا جو کسی بھی طرح ناقابل قبول عمل ہے۔ اسی باب سے متعلق ایک ثابت حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (إنَّ أَخْنَعَ اسمٍ عِندَاللهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِکَ الْأَمْلَاکِ (الحدیث) (متفق علیہ)

ترجمہ: اللہ کے ہاں بدتر نام اس آدمی کا ہے جس نے اپنا نام شہنشاہ (***King of the King***) رکھا ہے۔

۱.....مصنف کتاب نے اس کے معنے بند رقلم بند کیا ہے، ہوسکتا ہے کہ ترکی زبان کا ہو، ورنہ فارسی زبان میں شادخوشی کو کہا جاتا ہے۔ واللہ اعلم

۲.....از: میگزین مجمع اللغۃ العربیہ مصر (۱۸/ ۱۵۴)، اسماء الناس (۱/ ۱۵) وغیرہ

اس حرام کردہ نام پر قیاس کرتے ہوئے درج ذیل نام رکھنا بھی ناجائز ہے: جیسے سلطان السلاطین (سلطانوں کے سلطان) حاکم الحکام (حاکموں کے حاکم) شہنشاہ، قاضی القضاۃ (**Judge of the judges, Chief Justice**) وغیرہ۔

اور درج ذیل نام بھی حرام ہیں، جیسے: سید الناس (لوگوں کا سردار) سید الکل (سب کا سردار) سید السادات (سرداروں کا سردار) ست النساء (عورتوں کی سردارنی) سید ولد آدم (اولاد آدم کا سردار) جس سے رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی اور کو مخاطب کرنا جائز نہیں ہے۔

حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے ایک حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لَا تُزَکُّوا أَنْفُسَکُمْ، اللهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ منکم) (مسلم) ترجمہ: تم اپنے آپ کی تعریف اور صفائی مت بیان کرو، کیونکہ اللہ نیک لوگوں کو تم سے اچھا جانتا ہے۔

(۷) شیطانوں کے نام اپنانا جائز نہیں ہے کیونکہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: شیطانوں کے نام رکھنا (ناجائز) ہے مثلاً خنزب، ولہان، اعور، اجدع[1] وغیرہ

۱.....تحفۃ المولود (ص ۱۱۷): اس طرح کے نام بعض ضعیف احادیث کے ذریعہ وارد ہیں (جنکا اختیار نامناسب ہے)

(۹)ناپسندیدہ ناموں کے بارے میں

(۱) دل جن ناموں سے نفرت کرتا ہے، نامناسب لفظ یا معنی کی وجہ وہ نام رکھنا جائز نہیں ہے، کیونکہ وہ مضحکہ خیز ہوسکتے ہیں اور ان کا اثر غلط مرتب ہوسکتا ہے، اور ایسے نام والے ہمیشہ تکلیف محسوس کرتے رہتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ بات کہ نبی ﷺ کے اچھے نام رکھنے کے دستور کی خلاف ورزی ہے۔

مثال کے طور پر: حرب (جنگ) مرّہ (کڑوا) خنجر، فاضح (شرمندہ) محیط، ھطیط، فدغوش، وغیرہ نام جو بدؤں میں عام ہیں، اگر کسی کو اس طرح کے نام دیکھنا ہو تو Telephone Directory دیکھ لیں ان سے بھی عجیب وغریب نام ملیں گے!

اور ایسے ہی چند اور نام: ہیام، سہام ہے جو اونٹ کی بیماری کے نام ہیں، اور رحاب، عفلق وغیرہ جن کے معنی برے ہیں، اور نادیہ جو پانی سے دور ہے۔

(۲) ایسے نام رکھنا بھی مناسب نہیں ہے جن میں شہوانیت اور گندے معنے ہوں، ایسے نام لڑکیوں کے بہت ہیں جیسے: احلام (Dreams) اُریج، عبیر، غادہ، نہاد، فتنہ، وصال، فاتن (فریفتہ کرنے والا، بلا کا حسن) شادیہ، شادی[1] وغیرہ

(۳) بدکار، موسیقار، گویّے، اداکار، اسٹیج آرٹسٹ، بے ہودگی کے مروجین وغیرہ کے نام رکھنا نامناسب ہے۔

بعض بددین اور ایمان سے دور رہنے والوں کا یہ حال ہے کہ جب کبھی وہ ایسا ڈرامہ (Drama) یا شو (Show) یا سیریل دیکھتے ہیں جس میں ننگی اور بے ہودہ عورتیں شامل ہیں، تو ایسی عورتوں کا نام اپنے بچوں کو دینے میں پہل کرتے ہیں اس حقیقت کے

---

[1]......السلسلة الصحيحة (۲۱۶) تربية الأولاد فى الاسلام (۱/۸۵-۸۶) مصنف کتاب نے شادی اور شادیہ کے معنی "مغنیہ" کے لکھے ہیں یعنی گویّا (Singer) واللہ اعلم۔

مصداق وہ دفاتر ہیں جن میں نوزائد بچوں کا اندراج ہوتا ہے، ہم ان سب کرتوتوں کی شکایت اللہ ہی کے ہاں کررہے ہیں کہ اللہ ہی ان کا مالک ہے۔

(۴) اپنے بچوں کے نام ایسے نہ رکھے جائیں جن کے معانی گناہ اور نافرمانی کے ہوں۔ مثال کے طور پر ظالم بن سراق، ڈاکو کا بیٹا ظالم! حضرت عثمان بن ابی العاص نے اس نام والے کو کوئی عہدہ نہیں دیا جب اس کے نام کا پتہ چلا (دیکھئے المعرفة والتاریخ ۲/۲۰۱)

(۵) فرعونوں اور جابر و ظالم لوگوں کے نام رکھنا، نامناسب ہے جیسے فرعون، قارون، ہامان۔

(۶) ایسے نام رکھنا نہیں چاہئے جن کے ناپسندیدہ معانی ہوں مثلاً خبیہ بن کنّاز، چنانچہ ایک واقعہ مشہور ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس نام والے کے بارے میں فرمایا کہ ہمیں ایسے آدمی کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ چھپاتا ہے اور اس کا باپ ذخیرہ اندوز (Stockist) ہے (دیکھئے المؤتلف والمختلف از دارقطنی) (۴/۱۹۶۵)۔

(۷) جانوروں کے نام رکھنا انسانوں کو ناپسندیدہ ہے جن کے برے اوصاف مشہور ہیں جیسے: خنش (سانپ، گرگٹ) حمار (گدھا) قنفذ (کانٹے دار جانور) قنیفذ قردان بندر (Monkey) کلب (کتا) کلیب (چھوٹا کتا، Pet Dog)۔

قوم عرب نے یہ نام اپنے بچوں کے رکھے، اس سے ان کا مطمح نظر ان جانوروں کی خوبیوں سے متاثر ہونا تھا، چنانچہ کتے میں بیداری اور کسی چیز کے حصول کا جذبہ ہے، اور گدھے کی خوبی صبر اور سختیوں کو جھیلنا ہے تو اس توجیہ سے اس معاملہ میں عربوں پر طعنہ زنی ختم ہوگئی اس حقیقت کو ماہر عربی زبان ابن درید اور ابن فارس وغیرہ نے واضح کیا ہے۔

(۸) ہر وہ نام جو "الدّین" اور "اسلام" سے مل کر بنا ہو وہ نامناسب ہے، مثلاً نورالدین، ضیاء الدین، سیف الاسلام، نورالاسلام وغیرہ، وغیرہ، کیونکہ دین اور اسلام بڑی عظمت والے اور اونچے الفاظ ہیں[1]۔

اگر کوئی آدمی ان سے جڑا ہوا نام رکھے تو وہ محض دعویٰ ہے جو انسان کا جھوٹا ہونا ثابت کرتا ہے اسی لئے بعض علماء کرام نے ایسے نام رکھنے کو حرام قرار دیا ہے[2]۔

---

[1]......تحفة المولود (ص۱۳۶) السلسلة الصحيحة (نمبر ۲۱۶) تقريب الالقاب العلمية ہے۔

[2]......دیکھئے شرح ابن علان على الاذكار (۶/۱۳۰)

اور اکثر و بیشتر علماء اس کے مکروہ ہونے کے قائل ہیں ایسے مرکب الفاظ شروع میں بطور القاب کے رکھے گئے اور پھر وہ نام بن گئے۔ ان ناموں میں سے چند ایسے ہیں جو دو طرح سے ممنوع ہیں، مثال کے طور پر شہاب الدین کیونکہ شہاب (شعلہ **(Flame** کو کہا جاتا ہے اور پھر دین کو اس سے جوڑ کر بننے والے نام پر غور فرمایئے!! اس سلسلے کے ناموں میں انڈونیشیوں نے حد کردی ہے کہ وہ ذھب الدین (دین کا سونا) ماس الدین وغیرہ نام رکھنے لگے۔

ایک بہت بڑے علامہ اور محدث امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا لقب محی الدین رکھنا ناپسند فرمایا تھا۔ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لئے تقی الدین کا لقب ناپسند کیا تھا اور یوں فرمایا کہ میرے گھر والوں نے میرا یہ لقب رکھا ہے، اور وہ مشہور ہو گیا[1]

اس حقیقت کو میں نے میری کتابیں: **معجم المناهي اللفظيه** اور **تغريب الألقاب العلمية** میں ذکر کی ہے۔

عہد اسلام میں اس طرح کا لقب سب سے پہلے بہاء الدین ابن بویہ کا تھا جو (رکن الدین) تھے اور وہ چوتھی صدی ہجری کے علماء میں سے تھے[2]

ان القاب کے معاملے میں لوگوں کا یہ غلو کہ وہ زین العابدین رکھنے لگے جو بعد میں مختصر ہو کر (زینل) بن گیا، اور اسی طرح قسام علے جو آگے چل کر مختصراً (قسملی) ہو گیا اور اسی طرح اہل بغداد کے ہاں درج ذیل القاب عام ہو گئے: سعد الدین، عز الدین، علاء الدین جو مختصر اً سعدی، عزی اور علائی بن گئے۔

فرقۂ رافضیہ رقم طراز ہیں کہ نبی ﷺ نے علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کا نام زین العابدین (عبادت گذاروں کا سردار) رکھا جو بالکل بے بنیاد بات ہے اور سراسر غلط ہے اسکو ابن تیمیہ نے منهاج السنة النبويه (۵۰/۴) اور ابن الجوزی نے (الموضوعات الکبری ۲/ ۴۴۔۴۵)

---

[1]..... ابو عیسیٰ کی کنیت بھی ناپسندیدہ ہے دیکھئے الحطة (۳۵۴) برائے نواب صدیق حسن رحمہ اللہ.

[2]..... محمد کرد من الاسلام والحضارة العربيه (اسلام اور مغربی تمدن) میں ان القاب کے تعلق سے لوگوں کا غلو کرنا واضح کیا اور یہاں تک لکھا کہ شاہانہ دبدبے سے یہ القاب صادر کئے جاتے تھے..... الخ

میں قلم بند کیا ہے، بھائی! سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ علی بن حسین تابعی ہیں تو نبی ﷺ انکا نام کیسے رکھ پائیں گے؟! رافضیوں نے عقل میں نہ آنے والی یہ کیسی بات کردی ہے؟!!

اس سے بھی برا نام جو میں نے پایا وہ ہے: جلب اللہ جو کہ عراقی لہجے میں: کلب اللہ (اللہ کا کتا) ہے اور رافضی جلب علی یعنی کلب علی نام رکھتے ہیں اس سے ان کا مقصد کہ وہ شخص کتے کی طرح وفادار ہے۔

(۹) دو یا دو سے زائد ناموں سے ملا جلا نام ناپسند کیا گیا ہے جیسے محمد احمد، محمد سعید، کیونکہ احمد نام ہوتا ہے اور ساتھ میں تبرک کیلئے محمد رکھا جاتا ہے، کیونکہ کئی ناموں سے بنا ہوا نام باعث شک وشبہ اور غلط فہمی کا شکار ہوتا ہے، اسی لئے اگلے بزرگان دین سلف صالحین کے ہاں یہ طریقہ رائج نہیں تھا اور یہ پچھلے زمانے کے لوگوں کا مشغلہ ہے۔

اسی طرح اللہ کے نام سے ملا کر کوئی نام رکھنا جیسے حسب اللہ، رحمت اللہ، جبرت اللہ وغیرہ اور ہاں عبد اللہ اس سے مستثنیٰ ہے، کیونکہ وہ اللہ کو بے حد پسند ہے۔

اور اسی طرح لفظ الرسول کے آگے کوئی اور نام جوڑنا جیسے: حسب الرسول، غلام رسول، وغیرہ اس سلسلہ میں میری کتاب معجم المناهي اللفظية اور تغريب الألقاب العلمية میں کچھ اور باتیں میں نے قلمبند کی ہیں۔

(۱۰) علمائے دین کی ایک جماعت نے فرشتوں کے نام رکھنے کو ناپسند کیا ہے جیسے جبرئیل، میکائیل، اسرافیل وغیرہ۔

اسی طرح فرشتوں کے نام عورتوں کیلئے رکھنا حرام ہے کیونکہ اس میں مشرکین کے عمل سے مشابہت ہے کہ انہوں نے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں ثابت کیا تھا، اللہ کی ذات اس سے برتر ہے۔

(۱۱) علمائے دین کی ایک بڑی جماعت نے قرآن کریم کی سورتوں کے نام انسانوں کیلئے رکھنا ناپسند فرمایا ہے جیسے طٰہٰ، یسین، حم، وغیرہ وغیرہ۔ اور ہاں بعض لوگ کہتے ہیں کہ یٰسین اور طٰہٰ، نبی کریم ﷺ کے نام ہیں ان کا کہنا صحیح نہیں ہے[1]

---

[1]..... علامہ ابن القیم نے اس حقیقت کو اپنی شاہکار تصنیف تحفة المولود (ص ۱۰۹) میں ذکر کیا ہے۔

(۱۰) حرام اور مکروہ (نامناسب) ناموں کی تبدیلی کے سلسلہ میں

تبدیلیٔ نام کی پیشکش بچے کے ماں باپ یا ولی (سرپرست) کی جانب سے یا نام والے ہی کی جانب سے ہوتی ہے جب وہ سمجھدار اور بالغ ہوجائے۔

نبی کریم ﷺ نے ایک بڑے مجموعے کے نام کو بدلا، اور ان کے شرکیہ وکفر کے ناموں کو اسلام اور ایمان کے نام رکھے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ برے نام کو اچھے نام سے بدل دیتے تھے[1]

حضرت امام ابن حجر کی شاہکار تصنیف الاصابة فی تمییز الصحابة جو کوئی پڑھے گا وہ اس حقیقت سے واقف ہوجائے گا اور میں نے اس کو بڑی وضاحت کے ساتھ اپنی کتاب "معجم المناهي اللفظية" میں تحریر کی ہے۔

تبدیلی نام کے سلسلہ میں نبی کریم ﷺ کا طریقہ کار یہ تھا کہ آپ ہمیشہ ملتے جلتے حروف کو مدنظر رکھتے تھے، چنانچہ شہاب کی جگہ ہشام، اور جثامہ کی بجائے حسانہ وغیرہ اور اسی طرح عبدالنبی کے بجائے عبدالغنی اور عبدالرسول کے بجائے عبدالغفور، عبدعلی کے بجائے عبدالعلی، عبدالحسین کے بجائے عبدالرحمٰن، خنش سے انس، عبدالکاظم سے عبدالقادر، بہرحال برے نام کی جگہ اچھا اور جائز نام رکھا جائے[2]! یہ سنت رسول ہے۔

اے میرے بھائی! نام پسند (Select) کرنے سے پہلے چند ہدایات ہیں جن کی پیروی بہت مفید ہے اور وہ حسب ذیل ہیں:

۱......اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کی ہے۔ ۲......مفتاح دار السعادة (ص ۹۵۲، ۷۹۵، ۸۹۵)

(۱) اگلے صفحات میں چند منتخب اور اچھے ناموں کی حتی المقدور فہرست (List) درج ہے جن کے لفظ اور معنی دونوں میں شرعی ضوابط اور معیار عربی کو مدنظر رکھا گیا ہے اگرچہ وہ تھوڑے ہیں مگر وہی بہت اور انشاء اللہ بابرکت ہیں۔

(۲) یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ ہر پرانا نام اس کے پرانے ہونے کی وجہ سے عمدہ ہو کچھ ایسے نام جو پرانے ہونے کے باوجود میں نے انہیں اس جگہ ذکر نہیں کیئے کیونکہ ان کے معانی محبوب نہیں ہیں۔ اور اسی طرح کچھ ایسے نام جو مرد اور عورت دونوں کیلئے رکھے جاسکتے ہیں مثلاً اسماء، وغیرہ ایسے نام صرف تھوڑے ہیں جن کا یہاں میں نے ذکر کیا ہے جو غالباً کسی ایک جنس کیلئے موسوم ہوئے۔

(۳) آپ جب کبھی اپنے بچے کیلئے کوئی نام پسند فرمائیں گے تو اس بات کا خاص خیال رہے کہ وہ آپ کے افراد خاندان یا اپنے ہم طبقہ ملنے جلنے والوں کے ناموں سے میل کھاتا ہو، میں نے اس فہرست میں بہت سارے نام ذکر نہیں کیئے جو جزیرہ عرب کے عرب باشندوں کے ناموں سے میل نہیں کھاتے۔ اور اگر آپ کے پسند کردہ نام اپنے خاندان والوں کے ناموں سے ملتے جلتے نہ ہوں تو ہوسکتا ہے کہ بچہ سن بلوغت کو پہنچنے کے بعد بدلنے کی نوبت آجائے تاکہ وہ نام ان کے ناموں سے ہم آہنگ ہوجائیں۔

(۴) ہماری فہرست اسماء سے جب آپ اپنے بچے کیلئے کوئی نام پسند فرمائیں گے تو وہ نام بچے کیلئے بچپن سے بڑے ہونے تک ہر مرحلۂ حیات میں موزوں ہو، جب کبھی آپ اس کو پکاریں گے چاہے کنیت کے ذریعہ یا پھر نام لیکر بہرحال وہ نام اس کیلئے موزوں ہو۔ آپ اگر چاہیں کہ آپ کے تمام بچوں کے نام ایک جیسے ہوں ہم وزن ہوں تو ذوق رفیع اور نرالی شان والی یہ بات ہے۔

(۵) میری نصیحت ہے کہ آپ کے گھر کے بچوں کے نام حسب ذیل شریف، برتر اور مبارک ناموں پر مشتمل ہوں جیسے عبداللہ، عبدالرحمٰن، محمد، احمد، ابراہیم، عائشہ وغیرہ۔

اس کتاب کے آخر میں دعا گو ہوں کہ میری یہ کتاب مسلمانوں کیلئے قابل اتباع عمدہ کتاب ثابت ہو اور رضائے الٰہی کا موجب بنے۔ آمین

وَصَلَّى اللهُ عَلَى نَبِيِّهِ وَعَبْدِهِ مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔

لڑکوں کے منتخب نام اور ان کے معانی

نام	معانی	نام	معانی	نام	معانی
اُحمد	خوب تعریف کیا ہوا	البراء	بَری اور پاک	حاضر	موجود' شہری
ابراہیم	ایک بڑے پیغمبر کا نام	بشیر	خوش خبری دینے والا	حافظ	بچانے والا' نگہبان
آدم	دنیا کے پہلے آدمی اور ہمارے ابا کا نام			حامد	تعریف کرنے والا
اَبان	ایک عربی نام	بصیر	دانا' بینا' حکیم	حبان	سوجے ہوئے پیٹ والا ہونا
اُبی	بڑا خوددار شخص	بکر	آگے بڑھنا	حبیب	پیارا' Beloved
اُثال	شرف ومجد والا	بلال	تر اور بھلے' مؤذن رسول کا نام	حذیفہ	گرانے والا' خذف کرنیوالا
اُثیر	باعزت و باشرف	بیان	واضح و فصیح گفتگو	حریز	بہت محفوظ
ادریس	ایک پیغمبر کا نام	تمام	کمال' پورا ہونا	حزام	بہت مضبوط
اُسامۃ	شیر کا جنس علم ہے	تمیم	مضبوط' پورے قدوقامت والا	حسام	تیز کاٹنے والی تلوار
اُسباط	کشادہ ہاتھ' سخی	ثابت	ثابت ہونا'	حسان	بہت بھلا خوب احسان کرنیوالا
اسحاق	ایک پیغمبر کا نام' نرم وسیع دل	تامِرَ	پھل دار درخت	حسیب	خاندانی شرفت سلجھنے والا
اُسد	شیر' Leopard	ثواب	اجر' بدلہ	الحسین	حسن کی تصغیر حضرت علیؓ کے فرزند
اُسلم	زیادہ محفوظ	جابر	ٹوٹی ہوئی ہڈی درست کرنے والا' ایک مشہور صحابی کا نام		
اسماعیل	ایک پیغمبر کا نام' ابراہیمؑ کے بیٹے	الجارود	تلوار کو بے نیام کرنیوالا	حفص	شیر کا بچہ
اُسید	اُسد کی تصغیر	جاسر	بہادر' آگے بڑھنے والا	حماد	بے حد تعریف کرنے والا
اُنس	وہ شخص جس میں اُنس ومحبت ہو	جامع	وہ کلام جس کے الفاظ کم مگر معانی اور مطالب بہت ہوں		
اُوس	عطیہ بخشش' ایک قبیلے کا نام	جبر' جبیر	ٹوٹی ہوئی چیز کی درستگی	حمید	تعریف کیا ہوا
اُوفی	زیادہ وفادار	الجنید	چھوٹا فوجی' پیارا	حمدان	خوب تعریف کرنے والا
ایاد	پناہ' طاقت	حاتم	مضبوط' فیصلہ کرنے والا' عرب کے مشہور ومعروف سخی		
ایاس	مایوس ہونا	حاجب	دربان' روکنے والا	حمزہ	خوش طبع' تیز فہم
اُیوب	پیغمبر کا نام جو بڑے صابر تھے	حارث	کھیتی بونے والا' شیر	حیان	بہت وقت مقرر کرنے والا
بدر	چودھویں رات کا چاند	حازم	مستقل مزاج' پکے ارادے والا	حیدر	شیر

خالد	ہمیشہ رہنے والا	روبۃ	درست کی جانے والی چیز	سہل	سہیل' آسان تصغیر سہل
خباب	فریبی	روح	اسکے بہت معانی ہیں' جان	سفیان	چند محدثین کے نام
خبیب	چال والا	زاہر	خوشنما پودا' چمکنے والا	سلام	تمام عیوب سے پاک اللہ کا نام
خزیمۃ	خوش بودار پھول والا پودہ	زاید	توشۂ راہ والا	سوید	چھوٹی سرداری
خطاب	بہت وعظ وتقریر کرنے والا	زبیر	مضبوط ہوشیار آدمی	سلطان	حاکم' طاقتور
خلف	خلیفہ' جانشین'	زھران	خوب چمکنے والا' روشن	سلمان	سلیمان' سلمان کی تصغیر'
خلیل	بڑا یار' جگری دوست	زھیر	بہت خوب صورت	سلیم	صحیح سالم
داؤد	ایک بڑے پیغمبر کا نام	زیاد	بڑھنا' زیادہ ہونا	سماک	بلند' ستارے کا نام
ذوّاد	بہت دفع کرنے والا	زبد	چیز کا بہترین حصہ	سیار	بہت چلنے والا
ذویب	پگھلنے والا' نرم	سابق	آگے بڑھنے والا	سَیف	تلوار Sword
راضی	خوش	ساعی	کوشش کرنے والا	شافع	سفارش کرنے والا
راجع	لوٹنے والا	سالم	بری ہو یا صحیح سلامت	شاکر	شکر بجالانے والا
راسم	نقش بنانے والا	السَّبرۃ	ٹھنڈی صبح' جانچ شدہ	شاہین	پرندہ' ترازو کا عمود
راشد	راہ راست پر چلنے والا	سُبیع	ساتواں حصہ' تصغیر	شِبل	شیر کا بچہ' جب شکار کرنے کے قابل ہو
راغب	چاہنے والا' خواہش مند	سحبان	خوب گھسیٹنے والا' بڑا فصیح وبلیغ	شجاع	دلیر' بہادر
رافع	بلند کرنے والا	السری	سردار' شریف سخی	شداد	خوب حملہ کرنے والا
ربیع	بہار	سعد	نیک بخت' سعادت مند	شریح	کشادہ کیا ہوا'
رجب	سال کا ساتواں مہینہ جو حرمت والا ہے			شریک	حصہ دار
رزین	سنجیدہ	سمح	فیاض' سخی	شریف	شرف والا' بدمعاش کا ضد
رشاد	ہدایت	سعدان	بہت بڑا سعادت مند	شُعبۃ	کسی چز کا حصہ' ایک بڑے محدث کا نام
رشید	نیک بخت' سیدھی راہ چلنے والا	سعود	بہت بڑا سعادت مند	شعیب	چھوٹا کنارہ'
رفاعۃ	بلند درجے والا ہونا	سمعان	بڑا فرماں بردار' خوب سننے والا	شہر	چاند' ہلال' دانا
رفیق	ساتھی' دوست	سعید	بہت بڑا نیک بخت سعادت مند	شیبان	یوم شیبان' بادل اور سردی
رمضان	نواں قمری مہینہ' کرم وبابرکت ماہ	سنان	نیزہ	صابر	صبر کرنے والا

صاعد	چڑھنے والا	عاطف	مہربان	عبدالخالق	زندہ کرنے والے کا بندہ
صادق	سچا	عامر	آبادکار	عبدالرب	مالک' نگہبان کا بندہ
صالح	نیک	عباد	بہت عبادت کرنے والا	عبدالرؤف	بے حد رحم کرنیوالے کا بندہ
صخر	چٹان	عباس	بہت ترشرو	عبدالرحمٰن	نہایت مہربان کا بندہ
صدی	آواز' صدائے بازگشت	عبداللہ	اللہ کا بندہ	عبدالرحیم	بے حد رحم کرنے والا کا بندہ
صدیق	سچائی میں کامل	عبدالواحد	اکیلے معبود کا بندہ	عبدالرزاق	خوب رزق دینے والا کا بندہ
صفوان	چکنی چٹان	عبدالاعلیٰ	بہت اونچے ذات کا بندہ	عبدالمجیب	قبول کرنیوالے کا بندہ
صفی	مخلص دوست' خالص چیز	عبدالالہ	معبود حقیقی کا بندہ	عبدالسلام	سلامتی اور امن والے کا بندہ
صلاح	بھلائی نیکی	عبدالاول	الاول (رب) کا بندہ	عبدالسمیع	خوب سننے والے کا بندہ
صہیب	ایک برگزیدہ صحابی	عبدالآخر	آخر (رب) کا بندہ	عبدالشکور	بے حد بدلہ دینے والا کا بندہ
طالب	طلب گار	عبدالظاہر	غالب ہونیوالے کا بندہ	عبدالشہید	خوب قبول کرنیوالے کا بندہ
طارق	کھٹکھٹانے والا' رات میں نکلنے والا	عبدالباطن	باطن (پوشیدہ) کا بندہ	عبدالعزیز	بڑی قوی اور غالب آنے والے کا بندہ
طاہر' الطاہر	پاک	عبدالباری	پیدا کرنے اور وجود بخشنے والا بندہ	عبدالعظیم	بہت بڑے' اونچے ہستی کا بندہ
طریف	نادر' شرف والا	عبدالبر	بہت بھلے کا بندہ	عبدالعفو	بلاحساب معاف کرنیوالے کا بندہ
الطفیل	بہت نرم و نازک	عبدالبصیر	بڑی بصارت والے کا بندہ	عبدالعلیم	خوب جاننے والے کا بندہ
طلال	شبنم' نمی	عبدالتواب	خوب توبہ قبول کرنے والے کا بندہ	عبدالعلی	نہایت اونچے ہستی کا بندہ
الطیّبَ	عمدہ بھلا	عبدالجبار	بڑے کروفر' دبدبے والے کا بندہ	عبدالغفار	بلاحساب و کتاب بخشنے والا بندہ
ظافر	کامیاب	عبدالحسیب	بڑے مرتبے والے کا بندہ	عبدالغنی	اصل مالدار کا بندہ
ظہیر	مددگار' محافظ	عبدالحفیظ	خوب دیکھ بھال کرنے والا کا بندہ	عبدالفتاح	مشکل کشا' خوب فیصلہ کرنیوالے کا بندہ
عائد	لوٹنے والا	عبدالحق	حق والے کا بندہ	عبدالقادر	قدرت رکھنے والے کا بندہ
عائز	پناہ لینے والا	عبدالحکیم	بڑی حکمت اور مدبر کا بندہ	عبدالقاھر	بڑے غالب آنے والے کا بندہ
عائش	خوش حال	عبدالحلیم	بڑے درگذر کرنے والے کا بندہ	عبدالقدوس	ہر نقص و عیب سے پاک رب کا بندہ
عابد	عبادت و اطاعت گذار	عبدالحی	ہمیشہ زندہ رہنے والے کا بندہ	عبدالقدیر	بڑی قدرت رکھنے والے کا بندہ
عاصم	بچانے والا	عبدالخبیر	بہت بڑے تجربے کار کا بندہ	عبدلقوی	بے پناہ طاقت رکھنے والے کا بندہ
عبدالقہار	سب پر غالب آنے والے کا بندہ	عدی	وہ جماعت جو قتل و قتال کیلئے تیار ہو' ایک قبیلے کا نام		

عبدالقیوم	سب پر بھاری ہستی کا بندہ	عرب	فصیح بولی والا	عیسیٰ	عبرانی کلمہ ہے' مسیحؑ کا نام
عبدالکبیر	بہت بڑی ذات کا بندہ	عروہ	کڑی ہوتے کا دستہ	غازي	لڑنے والا'
عبدالکریم	بہت بڑے بزرگ اور داتا کا بندہ	عساف	غلام سے زیادہ کام لینے والا	غالب	چھا جانے والا' غالب آنیوالا
عبداللطیف	نرمی کرنے والے کا بندہ	عسکر	لشکر	غانم	مال غنیمت حاصل کرنیوالا
عبدالمومن	تصدیق کرنے والے کا بندہ	عصام	سرمہ' مشک باندھنے کی رسی	غسان	جوانی کی تیزی
عبدالمتعال	بلند و برتر ذات کا بندہ	عطاء	دین' عطیہ	غطفان	خوش حال زندگی والا
عبدالمتین	مضبوط ذات کا بندہ	عفیف	پاکباز	غیاث	مدد' بارش
عبدالمجیب	قبول کرنے والے کا بندہ	عقیل	معقول	غیلان	غول' بیابانی' جادو موت
عبدالمجید	بزرگ و برتر ذات کا بندہ	العلاء	بلندی	فائد	فائدہ
عبدالمقتدر	قدرت اور غلبہ والے کا بندہ	علقمہ	کڑوی چیز	فائز	کامیاب ہونے والا
عبدالملیک	حقیقی بادشاہ کا بندہ	علی	بلند	فاتح	کھولنے والا
عبدالمولی	مالک اور آقا کا بندہ	عماد	جس کا سہارا لیا جائے	فارس	شہسوار
عبدالمہیمن	نگران اور حفاظت کرنیوالے کا بندہ	عمار	آباد کرنے والا	فاروق	حق و باطل میں خوب فرق کرنیوالا
عبدالنصیر	مددگار اور داتا کا بندہ	عمر	خلیفہ ثانی کا نام	فاضل	مرتبے والا' صاحب فضل
عبدالمنان	بے حد احسان کرنیوالے کا بندہ	عمرو	خلیفہ ثانی کے نام سے امتیاز دینے کیلئے واو لگاتے ہیں		
عبدالوارث	وارث (بنانے والے کا) بندہ	عمران	آباد کرنا' ایک صحابی کا نام	فراس	سواری میں ماہر
عبدالواسع	کشادہ دل اور رحمت والے کا بندہ	عمیر	عمر کی تصغیر ہے' آباد معنی ہے	فرقد	ستارہ' ہموار زمین
عبدالوکیل	کارساز' دوست' مددگار کا بندہ	عواد	لوٹنے والا' سارنگی بجانے والا	فضیل	صاحب فضل
عبدالوھاب	بے حد و حساب دینے والے کا بندہ	عوض	بدلہ	فلاح	کامیابی
عبید	پیارا بندہ	عون	مدد	فہد	تیندوا
عتبہ	وادی کا موڑ	عیاش	خوب روٹی فروخت کرنیوالا	فہر	یہودیوں کی عید' بیت العلم
عثمان	اژدھے کا بچہ' تیسرے خلیفہ کا نام	عیاض	بدلہ	فؤاد	دل
عدنان	ایک قبیلے کا نام	عید	بار بار لوٹ کر آنے والا	فواز	بہت کامیاب ہونیوالا
فیاض	بے دریغ لٹانے والا	ماتع	ہر عمدہ چیز' بھلی عادتوں میں کامل	مصطفیٰ	چنندہ

فیصل	حاکم' قاضی' صحیح فیصلہ	متمم	پورا کرنے والا	مصعب	وہ گھوڑا جس پر سواری نہ
القاسم	تقسیم کرنے والا	ماھر	حاذق' Expert		کرنے سے سرکش ہوگیا'
قاسط	حد سے تجاوز کرنیوالا	المثنی	کسی کام کو بار بار کرنے والا	مضر	قبیلے کا نام
قاصد	ارادہ کرنے والا	مجاب	قبول کیا گیا	مظفر	کامیاب کیا ہوا'
قانع	قناعت گذار	مجالد	تلوار سے مارا ہوا' طاقتور	معافی	صحت مند صحیح سالم
قتادہ	ایک سخت درخت	مجاہد	جہاد کرنے والا' بڑی محنت کرنیوالا	معاذ	حفاظت کیا ہوا
قثم	دینے والا	مجیب	قبول کرنے والا	معتصم	پناہ لینے والا
قحطان	قحط زدہ	مجیر	پناہ دینے والا	معان	مدد کیا ہوا
قدامۃ	پرانا	محمود	تعریف کیا ہوا'	معاویۃ	سال اول کا ہوا
قرۃ	آنکھوں کی ٹھنڈک	مصطفیٰ	چنندہ	معروف	جانا پہچانا
قصی	دور	مرحب	خیر مقدم کرنے والا	معقل	محفوظ مقام
قیس	تیز چلنا'	مرعی	چراگاہ	معمر	لمبی زندگی والا
کاتب	لکھنے والا	مروان	اموی خلیفے کا نام	معمر	آباد و خوش حال جگہ
کبیر	بڑا	مرزوق	رزق دیا گیا	معن	مفید چیز
لعب	ابھری ہوئی چیز' بلند و شرف والا	مزھیر	مہمان نواز	معوذ	پناہ دیا گیا
کمیل	کامل	مساعد	مدد کرنے والا' ساتھ دینے والا	مغیث	مدد کرنے والا
کنانہ	ترکش	مشرف	نگران کار	المغیرہ	غیرت پر اُبھارتے والا
لؤی	ڈھال' ایک قبیلے کا نام	مسعود	خوش نصیب' نیک بخت		
لبیب	عقل مند Clever	مسلم	اپنے آپ کو (اللہ کے) حوالے کرنے والا		
لبید	بورا' چھوٹا تھیلا	مشعل	چراغ' قندیل	المفضل	بہت فضل والا
لقمان	ایک صالح' حکیم کا نام	مشہور	مشہور Famous	مفلح	کامیاب
اللیث	شیر Lion	مشاری	دولت مند	المقداد	الگ کرنے والا
محمد (1)	بہت زیادہ تعریف کیا ہوا	مشیر	مشورہ دینے والا	مکحول	سرمہ لگایا ہوا
ملھم	توَفیق والا' سکھایا ہوا	ناھض	اٹھنے والا' ترقی کرنیوالا	ملھم	توفیق والا' سکھایا ہوا
ممدوح	تعریف کیا ہوا	نایف	مددگار	ممدوح	تعریف کیا ہوا

ماتع: ہر عمدہ چیز

مقرن	سینگ دار مینڈھے کی قربانی کرنیوالا	نبیل	شریف	ھادی	رہنما' قائد' Guide
مؤرج	شیر	نبھان	ہوشیار' بیدار مغز	ھارون	ایک خلیفے کا نام
موفق	توفیق دیا گیا	نبیہ	شریف' مشہور	ھانی	خوش گوار
منصف	انصاف پسند	ندیم	ہم نشین' رفیق	وائل	بہت سخت مصیبت کا نام
منجد	زینت عطا کرنیوالا	نزار	اصرار کرنا	واثق	بھروسہ مند
منذر	ڈرانے والا	نزیہ	پاک دامن	وارد	آنے والا
منصور	مدد کیا گیا	نسیب	خاندانی' قریبی رشتہ دار	واسم	خوبصورت' نمایاں
منیب	متوجہ ہونے والا' توبہ کرنیوالا	نصار	بہت زیادہ مدد کرنے والا	واصل	ملانے والا
منیر	روشن کرنے والے' چمکدار	نصر	مددگار	وجیہ	سردار' پسندیدہ
مہاجر	ترک کرنے والا	النضر	تروتازہ	ودیع	امانت
مھند	تیز تلوار	نظر	دیکھنا	وسیم	خوبصورت
مھنا	مبارک' خوش گوار	نظیر	مساوی' برابر	وضاح	خوب مسکرانے والا' خوبصورت چہرہ
موسیٰ	ایک بڑے پیغمبر کا نام	نعمان	خوش حال' بھلا	وفیق	دو چیزوں میں لانے والا
مؤمل	امید دلایا ہوا' امید افزا	نعیم	آسودہ حالی' آرام	وھب	عطا کرنا' لٹانا
میسرۃ	فوج کا بایاں بازو	نفیل	واجبات سے زائد کام	لاحق	ملانے والا
میمون	مبارک	نمیر	چیتا	یاسر	آسان
النابغۃ	ماہر	النواس	لٹکنے والا	یافث	اولاد نوح میں ایک کا نام
ناجی	بچنے والا	نواف	بہت بلند	یرد	پنگھٹ پر آنے والا
ناصح	خیر خواہ	نوح	ایک بڑے پیغمبر کا نام	یشجب	للکارنے والا
ناصر	مدد کرنے والا	ہشام	عظمت والا	یزید	زیادہ کرتا ہے
ناظر	دیکھنے والا	ھلال	مہینے کی پہلی چاند	یعقوب	ایک پیغمبر کا نام
نامی	بڑھنے والا	ھمام	بہادر' سخی سردار	یعمر	آباد کرتا ہے

ناھض: ترقی کرنیوالا' نایف: مددگار

نام	معانی	نام	معانی	نام	معانی
همام	کسی کا ارادہ کرنے والا	الیمان	مبارک، یمنی	یوسف	ایک پیغمبر کا نام
ھود	ایک نبی کا نام	یعیش	زندگی بسر کرتا ہے	یونس	ایک پیغمبر کا نام
ھیثم	شکرا یا عقاب کا نام	یقظان	بہت بیدار	یعرب	واضح کرتا ہے

☆☆☆

لڑکیوں کے منتخب نام اوران کے معانی

نام	معانی	نام	معانی	نام	معانی
آسیہ	غمخوار خاتون، فرعون کی مومن بیوی	جوزاء	آسمانی منزل یا سیارہ	خزامی	خوش بودار پھول والا پودہ
آمنہ	امن والی خاتون محمد ﷺ کی ماں کا نام	جویریۃ	پیاری لڑکی	خلود	ہمیشہ رہنے والی
أروی	خوب سیراب ہونیوالی خاتون	حذام	یمامہ کی ایک عورت جسکی نظر بہت تیز تھی	خولہ	فراست والی عورت
أسماء	بلند انسان (خاتون)	حسّانۃ	بہت بھلی، بڑی خوبصورت	دلیل	نازونخرے والی
أصیلہ	جڑ والی، بنیادی	حسیبۃ	خاندانی شرافت والی	دیمۃ	ثابت قدم
أملۃ	اصلی اور خالص	حصان	موتی، پاکدامن، گھوڑا	ذکیۃ	ہوشیار
أمیمۃ	امانت دار خاتون	حصّۃ	جزء	رائدہ	تلاش اور نگرانی کرنے والی
بادیۃ	کھلی واضح، صحراء	حصیفۃ	مضبوط اور بھرپور خاتون	رزینۃ	سنجیدہ اور پختہ رائے والی
بثینۃ	تصغیر، حسین وجمیل عورت	حفصۃ	پیاری اور لاڈلی	رابعۃ	چوتھی، پر بہار خاتون
البتول	لقب مریم فاطمہ علیہا السلام غیر شادی شدہ، کٹ جانے والی			رابعۃ	دائمی چیز
بنان	انگلی، انگلیوں کے اطراف، پور	حکیمہ	لاڈلی، معاملہ فہم	رضیۃ	خوش ہونے والی
بنانۃ	ہرا بھرا باغ	حلیمہ	بردبار، دانش مند خاتون	ربیۃ	بلند
تقیۃ	پرہیزگار، خدا ترس	حمیدہ	بڑی تعریف والی، سراہی ہوئی	راسمۃ	رہ جانے والی نشانی
تماضر	خوش حال زندگی والی	حنیفہ	حق کی طرف اور حق پر جمے رہنے والی	رفیدۃ	قائم مقام جانشین
ثامرۃ	بہت پھلدار (زمین)	حواء	مال جمع کرنے اور قبضہ کرنیوالا	رفیۃ	اونچی چیز
ثریاء	ستاروں کا مجموعہ	حیاۃ	زندگی، Life	رندۃ	خوش بودار پودہ
ثناء	تعریف	خلصۃ	پاک اور خالص عورت	راشدہ	نیک بخت خاتون
جازیۃ	ٹکڑے کرنیوالی	خالدۃ	ہمیشہ رہنے والی، سدا بہار	رواء	میٹھا پانی
جلیلۃ	بڑے مرتبے والی	خضراء	ہری بھری	راضیۃ	خوش ہونے والی

روضۃ	چمن، کیاری	شرف	شرافت، بزرگی	عقیلہ	سمجھدار
راویۃ	خوب کہنے والی	شریفۃ	پاکدامن خاتون	العنود[1]	یکتا، تنہا، بے مثال
ریا	خوش شکل خوش منظر	شیخۃ	سردار خاتون	عھود	وعدے پیماں
روی	خواب	صالحۃ	نیک و پاک عورت	فائزۃ	کامیاب
ربی	اونچی چیز،	صابرۃ	صبر والی	فضیلۃ	برتری
رباب	سفید بادل	صباح	روشن	قرۃ	آنکھوں کی ٹھنڈک
رحمۃ	رحمت	صفیۃ	چنندہ خاتون	کریمہ	شریف
رزان	کنارہ	طاہرۃ	پاک اور نیک	لبابۃ	عقل مند
زاھدہ	پرہیزگار	طرفۃ	لطیف اور عمدہ	لطیفۃ	بہت نرم، عمدہ
زینب	بہت ساری صحابیات کا نام	عائشۃ	زندہ رہنے والی	لمی لمیاء	سیاہ ہونٹ والی
سارۃ	خوش مزاج	طیبۃ	پاک اور نیک	ماجدۃ	شریف ومجد والی عورت
سابقہ	آگے بڑھنے والی	عائدۃ	لوٹنے والی	ماموںۃ	محفوظ عورت
سالمۃ	صحیح سالم	عابدۃ	مطیع وفرماں بردار	مبروکۃ	مبارک
سامیۃ	بلند ہونے والی	عاتکۃ	خالص عورت	محفوظۃ	محفوظ عورت۔
سبیعۃ	ساتویں خاتون	عاصمۃ	بچانے والی	مریم	ایک بزرگ پاکدامن خاتون
سراء	خوش حالی	عامرۃ	آباد کرنے والی	مزنۃ	بادل کا ٹکڑا
سعاد	خوش نصیب	عاملۃ	کام کرنے والی	مصونۃ	محفوظ
سلطانۃ	اقتدار والی	عالیۃ	بہت بلند	معاذۃ	بچائی گئی
سناء	چمک	عبلۃ	موٹی اور مضبوط	مفیدۃ	مفید
سلمی	محفوظ خاتون	عدیلہ	برابر، مثال	منیبۃ	رجوع کرنے والی
سمحۃ	نرم دل	عزۃ	باعزت	منیرۃ	بہت روشن
سمیۃ	بلند و برتر	عفاف	پاکدامن	منیطۃ	بہت اونچی
سودۃ	سردار	عزیزہ	شریف اور معزز خاتون	منی	تمنا، آرزو
شاکرہ	شکرگزار عورت	عفیفۃ	پاکدامن	مَنال	پانا

علیاء: بڑی اونچی عورت

میمونۃ	مبارک	ندی	شبنم	ھیاء	اچھی شکل وصورت والی
ناجیۃ	نجات والی	نزیمۃ	پاکدامن	وائلہ	بہت سخت مصیبت
نوف	غیرت مند، برتر	نسیبۃ	شریف عورت	واجدۃ	پانے والی
نادیۃ	محفل وملن سار	نعیمہ	خوش حال	واصلۃ	ملانے والی
نہی	عقل ودانش	نفیسۃ	بہت عمدہ	وئام	مناسب موافق
نبیلہ	شریف زادی	نورۃ	روشن ضمیر	وجیہۃ	خوبصورت
نبیہۃ	تیز دماغ، چست وچوبند	ھاجرۃ	چھوڑنے والی	وحیدۃ	اکیلی، تنہا
نجاۃ	چھٹکارا	ھدی	ہدایت	وضحاء	بہت روشن،
نجیۃ	چھٹکارا پانے والی	ھناء	مبارک ہستی	وفاء	وفادار
نجلاء	بڑی آنکھوں والی	ھند	عورت کا نام، حضرت ابوسفیان کی بیوی		

☆☆☆

تَسمِيَةُ المَولُود

آدابٌ و أحكامٌ

بقلم

علامه بَكر بن عبد الله أبو زيد

عضو هيئة كبار العلماء' بالرئاسة العامة لادارات البحوث العلمية و الافتاء الرياض

ترجم معانيه الى اللغة الأردوية

محمد العمری أبوعبدالله

مراجعة و تقريظ

البروفيسور محسن العثمانى الندوى

الناشر

مركز الامام ابن حجر للعلم و الثقافة - حيدرآباد الدكن